FRI.11.April 2025
VOLUME:20 NO:89
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4+4=8

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم ۔اے،بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 11/اپریل 2025
جلد:20 شمارہ: 89
12/شوال المکرم 1446ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KANGAN JEWELLERS
کنگن جویلرس
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے یہاں ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بناکر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف کئی علاقوں میں احتجاجی مظاہرہ

جمعیۃ علماء ہند پی ایم مودی کو بھیجے گی عرضداشت

کولکتہ: 10/اپریل (ایجنسیز) وقف ترمیمی قانون کے خلاف ہندوستان کے کئی علاقوں میں احتجاجی مظاہرے ہو رہے ہیں۔ کچھ مقامات پر جلسۂ عام منعقد ہوا تو کہیں ریلی بھی نکالی گئی ہے۔ کولکاتا کے رام لیلا میدان میں آج ایک عظیم الشان مظاہرہ دیکھنے کو ملا جس میں لوگوں کی زبردست بھیڑ جمع ہوئی۔ اس مظاہرہ کے دوران مغربی بنگال حکومت میں وزیر اور جمعیۃ علماء ہند کے ریاستی صدر صدیق اللہ چودھری نے اعلان کیا کہ قانون کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے ایک کروڑ دستخط پر مبنی ایک عرضداشت وزیر اعظم نریندر مودی کو سونپا جائے گا۔ جمعیۃ کی ریاستی یونٹ کے ذریعہ منعقد اس احتجاجی مظاہرہ میں مسلم طبقات کے لوگوں کی زبردست بھیڑ دیکھنے کو ملی۔ اس احتجاجی مظاہرہ میں عیسائیوں اور سکھوں کی بھی بڑی تعداد نظر آئی۔ صدیق اللہ چودھری نے اس موقع پر مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''2014 میں حکومت بنانے کے بعد بی جے پی نے 1159 ایکٹ کو منسوخ کر دیا۔ اس لیے وقف ترمیمی ایکٹ کو منسوخ کرنا پوری طرح سے ممکن ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ جمعیۃ علماء ہند پوری ریاست سے ایک کروڑ دستخط جمع کرے گی اور عوامی تحریک مہم کے تحت انھیں وزیر اعظم کو سونپے گی۔ صدیق اللہ چودھری کا کہنا ہے کہ ''ہم ضلع در ضلع، شہر در شہر جائیں گے اور دستخط جمع کریں گے۔ پھر یہ عرضداشت وزیر اعظم مودی کو سونپ دیں گے۔ عوامی تحریک کے ذریعہ سے پہلے بھی قوانین کو منسوخ کیا گیا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ یہ قانون بھی منسوخ ہو جائے گا۔'' انھوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ جمعیۃ اس ایکٹ کے خلاف قانونی جنگ میں مدد کے لیے چندہ مہم شروع کرے گی۔ دوسری طرف اجستھان کی اہم مسلم تنظیموں نے وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف 'آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ' کی ملک گیر بیداری مہم کو مکمل حمایت دینے کا اعلان کیا ہے۔ تنظیموں کے مطابق 10 اپریل سے 7 جولائی تک چلنے والی اس مہم کا مقصد بیداری پھیلانا ہے۔ ایک پریس کانفرنس مین ریاست کی مختلف مسلم تنظیموں کی نمائندگی کرنے والے ادارہ 'راجستھان مسلم فورم' نے اس مہم میں اپنی شراکت داری کا اعلان کیا۔ اس موقع پر جمعیۃ علماء ہند کے ریاستی نائب صدر حافظ منظور نے کہا کہ فورم کا منصوبہ سبھی مذاہب کے لیڈران، شہری اداروں اور سیاسی پارٹیوں تک پہنچنا ہے اور اس کا ہدف غلط جانکاریوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ وقف ترمیمی قانون قانون کے خلاف حمایت حاصل کرنا ہے۔

انڈونیشیا کے صدر کا فلسطینیوں کو عارضی پناہ دینے کا اعلان

جکارتہ: انڈونیشیا کے صدر پربووو سوبیانتو نے کہا ہے کہ وہ غزہ پر جنگ سے متاثر ہونے والے فلسطینیوں کو عارضی پناہ دینے کے لیے تیار ہیں۔ ڈان اخبار میں شائع فرانسیسی خبر رساں ادارے 'اے ایف پی' کی رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کے مطابق گزشتہ ماہ اسرائیل کی جانب سے غزہ میں فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کے بعد سے اب تک تقریباً 5 لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ متحدہ عرب امارات، ترکیہ، مصر، قطر اور اردن کے مشرق وسطیٰ کے دورے پر روانہ ہونے سے قبل پربووو نے کہا کہ ہم زخمیوں کے استقبال کے لیے تیار ہیں۔ انڈونیشیا کے صدر نے کہا کہ ہم فلسطینی بھائیوں کو لانے کے لیے طیارے بھیجنے کو تیار ہیں۔ ہمارا اندازہ ہے کہ پہلے مرحلے میں ہم ایک ہزار فلسطینیوں کو لے کر آئیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انڈونیشیا لائے جانے والوں میں زخمی فلسطینیوں اور صدمے سے دوچار، یتیم بچوں' کو ترجیح دی جائے گی۔ انڈونیشیا کے صدر نے کہا کہ انہوں نے اپنے وزیر خارجہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ فلسطینی حکام اور خطے کی جماعتوں سے بات کریں کہ یتیموں اور زخمیوں کو کیسے نکالا جائے۔ انہوں نے کہا کہ متاثرین مکمل طور پر صحتیاب ہونے تک انڈونیشیا میں رہ سکتے ہیں اور ان کی واپسی محفوظ انداز میں ممکن بنائی جائے گی۔

'ڈاٹا پروٹیکشن ایکٹ نے آر ٹی آئی ایکٹ کی دھجیاں اڑائیں'

انڈیا اتحاد کی پارٹیوں نے مشترکہ پریس کانفرنس میں کیا اظہارِ تشویش

ممبئی: 10/اپریل (ایجنسیز) ڈیجیٹل پرسنل ڈاٹا پروٹیکشن ایکٹ کی ایک دفعہ کے خلاف انڈیا بلاک کی پارٹیوں نے آواز بلند کی ہے۔ آج انڈیا بلاک میں شامل اہم پارٹیوں کے لیڈران نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں اس ایکٹ میں شامل ایک دفعہ پر اپنی تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ اس دفعہ کو ہٹایا جانا چاہیے۔ پریس کانفرنس میں اپوزیشن اتحاد کے لیڈران نے کہا کہ ڈیجیٹل پرسنل ڈاٹا پروٹیکشن ایکٹ (ڈی پی ڈی پی اے) کی ایک دفعہ آر ٹی آئی (حق اطلاعات ایکٹ) کے تحت لوگوں کو ملی طاقت پر حملہ کرتی ہے۔ اس سے آر ٹی آئی بے اثر ہو جائے گا۔ پریس کلب آف انڈیا میں منعقد اس مشترکہ پریس کانفرنس میں کلیدی بیان کانگریس رکن پارلیمنٹ گورو گگوئی کے ذریعہ جاری کیا گیا۔ انھوں نے کہا کہ ''جو ڈیجیٹل ڈاٹا پروٹیکشن ایکٹ پاس ہوا ہے، اس میں ایک بہت ہی خطرناک سیکشن ہے 'سیکشن 44(3)، جو آر ٹی آئی ایکٹ کے سیکشن 8((1(j) کو ہی بدل رہا ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ڈاٹا پروٹیکشن بل نے آر ٹی آئی ایکٹ کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اگر آر ٹی آئی میں ایسی کوئی جانکاری مانگی گئی ہے، جس کا مفاد عامہ سے کوئی مطلب نہیں ہے، تو اس کا جواب دینا لازمی نہیں ہے۔'' گورو گگوئی نے اس سیکشن کے منفی اثرات کی مثال پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ''اگر آپ جاننا چاہتے ہیں کہ بہار میں جو پل ٹوٹ گئے تھے، ان کے ٹنڈر افسران نے کس کانٹریکٹر کو دیے تھے، تو اس ایکٹ کے ذریعہ جانکاری کا حق سازشاً آپ سے چھین لیا گیا ہے۔'' انھوں نے اس سیکشن پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی وزیر سے گزارش کی کہ سیکشن 44(3) کو ڈیجیٹل ڈاٹا پروٹیکشن ایکٹ سے ہٹا دیا جائے۔ کانگریس لیڈر نے اس سلسلے میں تیار پٹیشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ''ہمارے اس پٹیشن پر اپوزیشن پارٹیوں کے تقریباً 120 لیڈران کے دستخط ہیں۔ ہم جلد ہی اسے وزارت میں بھیجیں گے۔ امید ہے کہ حکومت اس بل کے بارے میں سنجیدگی سے غور کرے گی اور ہمارے مشوروں پر دھیان دے گی، کیونکہ ہمارے ان مشوروں سے بنیادی ڈاٹا پروٹیکشن بل پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔'' پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سماجوادی پارٹی رکن پارلیمنٹ جاوید علی خان نے کہا کہ ''ڈاٹا پروٹیکشن بل پر بات رکھنے سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب مودی حکومت نے 2019 میں آر ٹی آئی ایکٹ میں ترمیم کی تھی، یہ ایکٹ تبھی کمزور ہو گیا تھا۔ اب اس ڈاٹا پروٹیکشن ایکٹ کے ذریعہ سے حکومت عوام کے بچے ہوئے حقوق کو بھی ختم کرنے جا رہی ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''اس حکومت کو جانکاری چھپانے سے بہت پیار ہے، وہ نہیں چاہتی کہ عوام کو جانکاری ملے۔ اس لیے ہم سبھی نے طے کیا ہے کہ حکومت کے ذریعہ لائے جا رہے اس ایکٹ پر اپنا اعتراض درج کرائیں گے۔'' شیوسینا یو بی ٹی رکن پارلیمنٹ پرینکا چترویدی نے بھی اس مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''آج ڈیجیٹل پلیٹ فارم بہت اہم ہیں، لیکن جس طرح سے حکومت گھیراؤ کی تیاری کر رہی ہے، اس سے تحقیقاتی صحافت کو بہت نقصان ہوگا۔'' وہ مزید کہتی ہیں کہ ''یہ بات کہنے میں مجھے ذرا بھی جھجک نہیں ہے کہ ملک کا براڈ کاسٹ میڈیا کولیپس کر گیا ہے۔ وہ اب اسپائن لیس (بغیر ریڑھ کی ہڈی کے) ہو گیا ہے۔ حکومت اب آر ٹی آئی ایکٹ کو پوری طرح سے تباہ کرنے میں مصروف ہے۔ حکومت کئی ایسے التزامات لائی ہے، جس کے تحت اب عوام کو جانکاری مل ہی نہیں پائے گی۔ یہ بہت ہی افسوسناک ہے۔'' شیوسینا یو بی ٹی رکن پارلیمنٹ پرینکا چترویدی نے بھی اس مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''آج ڈیجیٹل پلیٹ فارم بہت اہم ہیں، لیکن جس طرح سے حکومت گھیراؤ کی تیاری کر رہی ہے، اس سے تحقیقاتی صحافت کو بہت نقصان ہوگا۔'' وہ مزید کہتی ہیں کہ ''یہ بات کہنے میں مجھے ذرا بھی جھجک نہیں ہے کہ ملک کا براڈ کاسٹ میڈیا کولیپس کر گیا ہے۔ وہ اب اسپائن لیس (بغیر ریڑھ کی ہڈی کے) ہو گیا ہے۔ حکومت اب آر ٹی آئی ایکٹ کو پوری طرح سے تباہ کرنے میں مصروف ہے۔ حکومت کئی ایسے التزامات لائی ہے، جس کے تحت اب عوام کو جانکاری مل ہی نہیں پائے گی۔ یہ بہت ہی افسوسناک ہے۔'' اس ایکٹ سے متعلق کچھ اہم باتوں کا ذکر کرتے ہوئے پرینکا چترویدی نے کہا کہ ''2019 اور 2021 میں جب یہ بل لانے کی کوشش کی گئی تھی، تب ان میں یہ التزامات نہیں تھے، لیکن جب 2023 میں منمانے طریقے سے بل لایا گیا، تب یہ التزامات جوڑ دیے گئے۔ یہ حکومت اس بل کے ذریعہ پریس فریڈم اور تحقیقاتی صحافت پر بھی نکیل کسے گی۔ یہی نہیں، اس میں جرمانے کا التزام بھی ہے جو کروڑوں روپے تک ہے۔ ساتھ ہی اس بل کی سب سے خراب بات یہ ہے کہ اس کے تحت ملک بھر میں جو ڈاٹا پروٹیکشن بورڈ بنیں گے، ان کے سبھی فیصلے مرکزی حکومت کے ماتحت ہوں گے۔'' پرینکا نے اپنے بیان میں سبھی سے گزارش بھی کی کہ اس بل کے خلاف آواز بلند کریں تاکہ انڈیا بلاک کا جو مطالبہ ہے، وہ پورا ہو اور عوام کے حقوق محفوظ رہیں۔ آر جے ڈی ترجمان پروفیسر نول کشور نے میڈیا کے سامنے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ ''ڈیجیٹل پروٹیکشن ایکٹ صرف 7-6 دنوں میں دونوں ایوانوں سے پاس ہو گیا۔ یہ بل ابھی نوٹیفائی نہیں ہوا ہے، اس لیے انڈیا بلاک یہ کوشش کرے گا کہ اس میں تبدیلی کر شفافیت برقرار رکھی جائے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''حکومت کو لگتا ہے کہ اس ایکٹ کے ذریعہ سے وہ اپنی ناکامیوں کو چھپا کر عوام کو گمراہ کر لے گی۔ دراصل مودی حکومت جوابدہی سے بھاگنا چاہتی ہے۔''

وقف ترمیمی قانون پر چراغ پاسوان کا تبصرہ

'کتنے مسلمان ہیں جو پچھلے قانون کے خلاف عدالت جا بھی نہیں سکے'

نئی دہلی: 10/اپریل (ایجنسیز) وقف ترمیمی قانون 2025 کے خلاف دائر درخواستوں پر سپریم کورٹ 16 اپریل کو سماعت کرے گا۔ آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے صدر اسدالدین اویسی، جمعیۃ علماء ہند، کانگریس کے رکن پارلیمان محمد جاوید سمیت 15 افراد نے اب تک اس قانون کے خلاف عدالت عظمیٰ میں عرضیاں دائر کی ہیں۔ اس درمیان لوک جن شکتی پارٹی (رام ولاس) کے سربراہ اور رکن پارلیمان چراغ پاسوان نے اس معاملے پر اپوزیشن پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اپوزیشن پرانے وقف قانون کا دفاع کر رہی ہے اور عدالتوں کے چکر کاٹ رہی ہے لیکن یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کتنے ایسے مسلمان تھے جو پچھلے قانون کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا بھی نہیں سکے۔ دہلی میں منعقد انڈین ایکسپریس کے پروگرام 'ایکسپریس اڈہ' میں گفتگو کرتے ہوئے چراغ پاسوان نے کہا کہ اپوزیشن ہمیشہ سے ایسے قوانین کی مخالفت کرتی آئی ہے جو ملک کی بہتری کے لیے بنائے گئے۔ انہوں نے سی اے اے اور دفعہ 370 کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ان قوانین پر بھی اپوزیشن نے یہی پروپیگنڈہ کیا تھا لیکن بعد میں ان کی باتیں غلط ثابت ہوئیں۔ چراغ پاسوان نے کہا، ''شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) ان مظلوم اقلیتوں کے لیے تھا جو پاکستان، افغانستان اور بنگلہ دیش میں مذہبی بنیاد پر ظلم جھیل رہے تھے لیکن اپوزیشن نے اسے مسلمانوں کے خلاف بتانے کی کوشش کی، حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔'' انہوں نے جموں و کشمیر سے دفعہ 370 ہٹائے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن نے یہاں بھی قیامت کا نقشہ کھینچ دیا تھا لیکن حالیہ انتخابات میں نیشنل کانفرنس کی کامیابی اور عمر عبداللہ کا دوبارہ وزیر اعلیٰ بننا اس بات کا ثبوت ہے کہ سب کچھ معمول پر آ چکا ہے۔ چراغ پاسوان کے مطابق ''اب یہی پروپیگنڈہ وقف ترمیمی قانون کو لے کر کیا جا رہا ہے۔ وقت کے ساتھ لوگوں کو خود سمجھ آ جائے گا کہ یہ قانون ان کی بھلائی کے لیے ہے۔'' واضح رہے کہ مرکزی حکومت نے 8 اپریل کو وقف ترمیمی قانون کو نافذ کرنے کے لیے نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ اس قانون کا مقصد 1995 کے وقف قانون میں ترمیم کر کے وقف جائیدادوں کے انتظام اور کنٹرول سے جڑے مسائل کا حل نکالنا ہے۔ وہیں، اس قانون کی مخالفت کرنے والوں کا کہنا ہے کہ وقف ایک مذہبی ادارہ ہے، اس کے انتظام میں حکومت کی مداخلت آئینی اصولوں کے خلاف ہے۔ درخواست گزاروں نے کہا ہے کہ نیا قانون آئین کے آرٹیکل 14، 15، 25، 26 اور 29 کے تحت حاصل بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے، اور آرٹیکل 300A یعنی حق ملکیت کے بھی منافی ہے۔ سپریم کورٹ میں 16 اپریل کو ان تمام درخواستوں پر باضابطہ سماعت ہوگی، جس کے بعد عدالت کے رخ کا اندازہ لگایا جا سکے گا۔

کاش پٹیل اے ٹی ایف کے قائم مقام ڈائرکٹر کے عہدے سے ہٹائے گئے

نئی دہلی: 10/اپریل (ایجنسیز) جا ایف بی آئی چیف کاش پٹیل کو اے ٹی ایف بیورو (الکحل، تمباکو، اسلحہ، دھماکہ خیز) کے قائم مقام ڈائرکٹر کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اس خبر کے آنے سے پہلے کاش پٹیل محکمہ انصاف کے دو اعلیٰ عہدوں پر مامور تھے۔ انہوں نے ایف بی آئی کے ڈائرکٹر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد 24 فروری کو اے ٹی ایف کی قیادت کا حلف لیا تھا۔ تبھی سے وہ اس محکمہ کا کام کاج سنبھال رہے تھے۔ رپورٹ کے مطابق پٹیل کی جگہ پر اس عہدے پر امریکی فوج کے سکریٹری ڈرسکال کو مقرر کیا گیا ہے۔ کاش پٹیل کو عہدے سے آزاد کرنے کی خبر کو ابھی تک محکمہ انصاف کے ذریعہ عوامی طور سے اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ بدھ کی دوپہر کو بھی پٹیل ایجنسی کی ویب سائٹ پر قائم مقام ڈائرکٹر کے طور پر بنے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ 7 اپریل کو جاری کی گئی ایک پریس ریلیز میں بھی انہیں قائم مقام ڈائرکٹر کے طور پر مخاطب کیا گیا تھا۔ ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق اس معاملے کے ایک اہم جانکار شخص نے بتایا کہ ایجنسی کے لوگوں کو بدھ کو اس تبدیلی کی اطلاع دی گئی۔ ایک دفاعی افسر کے مطابق ڈرسکال فوج کے سکریٹری کے عہدے پر بنے رہتے ہوئے اے ٹی ایف کے چارج کو اضافی طور سے سنبھالیں گے۔

غازی پور ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم کو چوہوں نے کتر ڈالا !

ریلوے افسران کا حیرت انگیز دعویٰ

غازی پور: 10/اپریل (ایجنسیز) کیا آپ یقین کریں گے کہ ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم کو چوہوں نے کتر کر خراب کر دیا؟ ایسا دعویٰ غازی پور ریلوے اسٹیشن کے کچھ افسران نے کیا ہے۔ اتر پردیش کے غازی پور ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم نمبر 2 پر گرینائٹ لگا کر پلیٹ فارم تیار کیا گیا ہے، اس کے باوجود پلیٹ فارم جگہ جگہ سے دھنس چکا ہے۔ اس کی جانچ کے لیے جب رکن پارلیمنٹ افضال انصاری اے ڈی آر ایم افسران کے ساتھ پہنچے اور پلیٹ فارم دھنسنے کی وجہ پوچھی تو افسران نے بتایا کہ یہ چوہوں کی کارستانی ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ چوہوں نے پلیٹ فارم کو کتر دیا، جس کی وجہ سے پلیٹ فارم جگہ جگہ پر دھنس گیا۔ غازی پور ریلوے اسٹیشن پر پلیٹ فارم نمبر 2 کے علاوہ دیگر کئی مقامات پر زمین جگہ جگہ سے دھنس چکی ہے۔ ٹرین سے اترنے والے مسافروں کو اس سے کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رکن پارلیمنٹ افضال انصاری جب دہلی سے ایوان کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد واپس غازی پور پہنچے اور ٹرین سے اترے تو ان کی نظر پلیٹ فارم پر لگے گرینائٹ پر پڑی، جو جگہ جگہ سے ٹوٹ کر دھنس گیا تھا۔ انھوں نے دیکھا کہ اس سے مسافروں کو بہت دقت ہو رہی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق منگل کے روز بنارس میں ریلوے مشاورتی بورڈ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی تھی جس میں تقریباً 32 اراکین پارلیمنٹ شامل ہوئے تھے۔ میٹنگ میں غازی پور کے رکن پارلیمنٹ نے غازی پور ریلوے اسٹیشن پر چل رہے تعمیری کام میں بدعنوانی کا الزام عائد کرتے ہوئے شکایت کی۔ اس کے بعد وہاں موجود ریلوے جنرل منیجر اور ڈی آر ایم نے فوراً اے ڈی آر ایم کی صدارت میں ایک جانچ کمیٹی بنائی اور اگلے ہی دن، یعنی 9 اپریل کو غازی پور ریلوے اسٹیشن پر بھیج دیا۔ یہاں جانچ غازی پور کے رکن پارلیمنٹ کی دیکھ ریکھ میں ہونی تھی۔ جب ٹیم اور رکن پارلیمنٹ ریلوے اسٹیشن کی جانچ کر رہے تھے اور وہاں پر پلیٹ فارم دھنسنے اور گرینائٹ ٹوٹنے کی وجہ پوچھی گئی، تو افسران نے بتایا کہ پلیٹ فارم کو چوہوں نے اندر ہی اندر کتر دیا ہے۔ اس وجہ سے پلیٹ فارم جگہ جگہ دھنس رہے ہیں۔ یہ بات رکن پارلیمنٹ افضال انصاری کو ہضم نہیں ہوئی، کیونکہ اگر چوہوں کی وجہ سے پلیٹ فارم کا اتنا بڑا نقصان ہوا ہے تو ریلوے کی طرف سے چوہوں کو پکڑنے کے لیے کچھ ترکیب کی جانی چاہیے تھی۔ اس کا جواب افسران کے پاس موجود نہیں تھا۔ پلیٹ فارم کا جائزہ لینے کے بعد رکن پارلیمنٹ افضال انصاری نے بتایا کہ پلیٹ فارم دھنسنے کے پیچھے افسران نے چوہے کی کارستانی بتائی، لیکن یہ بات محض بدعنوانی کو دبانے کے لیے کہی گئی ہے۔ اگر چوہا یا دیمک پلیٹ فارم کا نقصان کر رہے ہیں تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی علاج ہوگا، کیونکہ آج سائنس بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ چھوٹی چھوٹی دقتوں کے لیے اتنا بڑا نقصان اور لوگوں کے لیے پیدا مسائل کا حل مشکل نہیں ہونا چاہیے۔ رکن پارلیمنٹ نے یہ بھی بتایا کہ ریلوے ان گرینائٹ کو لے کر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ زلزلہ کو برداشت کرنے والا ہے اور اگلے 100 سالوں تک کسی بھی طرح کا زلزلہ آتا ہے تو اس کو نقصان نہیں ہوگا۔

لال قلعہ اور جامع مسجد میں بم کی جھوٹی اطلاع

سکیورٹی ایجنسیاں حرکت میں، تلاشی کے بعد کچھ برآمد نہیں ہوا

نئی دہلی: 10/اپریل (ایجنسیز) دہلی کے تاریخی لال قلعہ اور جامع مسجد جیسے حساس اور معروف سیاحتی مقامات کو نشانہ بنانے کی ایک جھوٹی بم کی اطلاع نے سکیورٹی ایجنسیوں کو چوکنا کر دیا۔ دہلی فائر سروس کے ایک افسر نے بتایا کہ صبح 9 بج کر 3 منٹ پر ایک فون کال موصول ہوئی، جس میں کہا گیا کہ لال قلعہ اور جامع مسجد کے احاطے میں بم نصب ہے۔ کال موصول ہوتے ہی پولیس، بم اسکواڈ اور دیگر متعلقہ ادارے فوری طور پر متحرک ہو گئے۔ دہلی فائر بریگیڈ کی جانب سے ایک فائر ٹینڈر بھی دونوں مقامات پر بھیجا گیا، جہاں گہری تلاشی مہم چلائی گئی۔ افسر کے مطابق، دونوں مقامات کی مکمل چھان بین کے باوجود کوئی مشتبہ چیز برآمد نہیں ہوئی، جس کے بعد ابتدائی طور پر اس واقعے کو شرارت قرار دیا گیا ہے۔ دہلی پولیس نے عوام سے اپیل کی ہے کہ افواہوں پر دھیان نہ دیں اور کسی بھی طرح کے خوف میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پولیس کے مطابق، ان مقامات پر حالات مکمل طور پر معمول پر ہیں اور سیاحوں کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ خیال رہے کہ لال قلعہ اور جامع مسجد نہ صرف دہلی بلکہ پورے ہندوستان کے اہم تاریخی و ثقافتی ورثے کا حصہ ہیں، جہاں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں ملکی و غیر ملکی سیاح اور مقامی افراد زیارت یا سیر و تفریح کے لیے آتے ہیں۔ ایسے میں ان مقامات سے متعلق کسی بھی قسم کی خطرے کی اطلاع سکیورٹی کے لیے چیلنج بن سکتی ہے۔ پولیس اور خفیہ ایجنسیوں نے جھوٹی کال کرنے والے فرد یا افراد کی شناخت کے لیے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ فون کال کہاں سے کی گئی تھی اور اس کے پیچھے کون تھا۔ تاہم ابتدائی تحقیقات میں اسے شرارت قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب دہلی میں سکیورٹی پہلے سے ہی ہائی الرٹ پر ہے، خاص طور پر اہم مقامات پر۔ پچھلے کچھ مہینوں کے دوران ملک کے مختلف شہروں میں کئی جھوٹی بم کی دھمکیاں دی جا چکی ہیں، جنہوں نے مقامی انتظامیہ کو مستقل طور پر چوکس رہنے پر مجبور کر دیا ہے۔ دہلی پولیس کے افسران نے اس بات کا اعادہ کیا ہے کہ وہ جھوٹی اطلاع دینے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کریں گے تاکہ مستقبل میں اس طرح کی افواہوں سے بچا جا سکے۔ عوام سے بھی اپیل کی گئی ہے کہ اگر انہیں کسی بھی مشتبہ حرکت یا فرد کی اطلاع ملے تو فوری طور پر پولیس کو آگاہ کریں۔ فی الحال لال قلعہ اور جامع مسجد میں سکیورٹی مزید سخت کر دی گئی ہے اور سیاحوں کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔ دونوں مقامات پر حالات پُرامن اور معمول کے مطابق ہیں۔

اسرائیل اور یہودیوں کی مخالفت امریکہ کو قبول نہیں

تنقید یا مخالف پوسٹ شیئر کرنے پر ویزا یا رہائش پرمٹ منسوخ ہوگا

واشنگٹن: 10/اپریل (ایجنسیز) جو لوگ اب امریکہ جانا چاہتے ہیں ان کے لیے وہاں جانا یا رہنا پہلے سے مشکل ہونے والا ہے۔ اگر آپ کے پاس ویلڈ امریکی ویزا یا گرین کارڈ ہے تو بھی آپ کو ٹرمپ انتظامیہ کی نئی امیگریشن پالیسیوں کے تحت امریکی ہوائی اڈوں پر حراست، بے دخلی یا ڈیوائس تلاشی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مریکی شہریت اور امیگریشن سروس (یو ایس سی آئی ایس) جو کہ ہوم لینڈ سکیورٹی محکمہ کی ایک ایجنسی ہے، نے کہا ہے کہ اسرائیل، اس کے شہریوں یا یہودی طبقہ کی تنقید کرنے والی پوسٹ شیئر کرنے پر بھی امریکی ویزا یا رہائش پرمٹ نہیں ملے گا۔ امریکی امیگریشن افسروں نے کہا ہے کہ وہ اب سوشل میڈیا سرگرمیوں کی جانچ کریں گے اور ایسے لوگوں کو ویزا یا رہائش دینے سے انکار کر دیں گے۔ یہ پالیسی فوری طور پر موثر ہوگی اور طلبا ویزا اور امریکہ میں رہنے کے لیے مستقل رہائشی گرین کارڈ کی گزارشات پر نافذ ہوگی۔ یو ایس سی آئی ایس کے مطابق حماس، فلسطین، لبنان میں حزب اللہ اور یمن میں حوثیوں کی حمایت کرنے والے پوسٹ کو یہودی مخالف اشیاء کے طور پر دیکھا جائے گا۔ ویزا درخواست عمل کے دوران اسے ایک منفی عمل مانا جائے گا۔ ڈپارٹمنٹ آف ہوم لینڈ سکیورٹی (ڈی ایچ ایس) کی اسسٹنٹ سکریٹری فار پبلک افیئرس ٹریسیا میک لافلن نے کہا، ''دنیا بھر کے دہشت گرد حامیوں کے لیے امریکہ میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ ہمارے اوپر کوئی ذمہ داری نہیں ہے کہ ہم انہیں ملک میں آنے دیں یا یہاں رہنے دیں۔ لافلن نے کہا، ''کوئی بھی شخص سوچتا ہے کہ وہ امریکہ آ سکتا ہے اور یہودی مخالف تشدد اور دہشت گردی کی وکالت کرتے ہوئے رہ سکتا ہے تو پھر سے سوچ لے، یہ یہاں آپ کا خیر مقدم نہیں ہے۔''

'بھاگ جاؤ، ورنہ ہم بھگا دیں گے'

امریکہ ہندوستانی طلبا کے ساتھ کر رہا برا برتاؤ!

واشنگٹن: 10/اپریل (ایجنسیز) جا ایک طرف امریکہ نے ٹیرف کی جنگ شروع کر رکھی ہے، اور دوسری طرف اس نے ہندوستانی طلبا کے ساتھ برا برتاؤ کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے بڑی تعداد میں ہندوستانی طلبا کو جلد از جلد ملک چھوڑنے کا حکم دیا ہے۔ ان سینکڑوں طلبا کا ویزا رد کر دیا گیا ہے اور انھیں ای میل بھیج کر دھمکی دی گئی ہے کہ 'فوراً ملک سے بھاگ جاؤ۔' ای میل میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''اگر خود نہیں بھاگے، تو ہم بھگا دیں گے۔'' غور کرنے والی بات یہ ہے کہ یو ایس اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ہندوستانی طلبا کو جو ای میل بھیجا جا رہا ہے، اس میں ان پر کچھ الزامات بھی عائد کیے گئے ہیں۔ اس میں کئی طلبا ایسے بھی ہیں جو عائد الزامات کے تعلق سے امریکی عدالت میں بے قصور ثابت ہو چکے ہیں۔ ٹرمپ حکومت نے طلبا کے خلاف جس طرح کا رویہ اختیار کیا ہے، اس نے ایک نیا مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔ امریکہ نے ہندوستان ہی نہیں، دنیا کے کئی ممالک کے طلبا کو ملک چھوڑنے کی ہدایت دی ہے۔ سبھی کو از خود ڈیپورٹ ہونے کو کہا گیا ہے، ایسا نہ کرنے پر سختی کے ساتھ انھیں ملک سے نکالا جا سکتا ہے۔ یو ایس اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے ہندوستانی طلبا کو جو ای میل بھیجے گئے ہیں، ان میں طلبا پر شراب پی کر ڈرائیونگ کرنے اور چوری کے الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ امریکی میڈیا میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ ان طلبا کو ڈیپورٹ کیا جا رہا ہے جو ٹرمپ حکومت کے خلاف کسی بھی طرح کے احتجاجی مظاہرہ میں شامل ہوئے تھے۔

وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں مہاراشٹر سے پہلی عرضی داخل

ممبئی، 10 اپریل (ایجنسیز) یونیفائیڈ مینجمنٹ ایمپاورمنٹ افیشینسی اینڈ ڈیولپمنٹ ایکٹ 2025، جسے UMEED کے طور پر جانا جا رہا ہے، کے خلاف ممبئی کے رہائشی محمد جمیل مرچنٹ نے سپریم کورٹ میں عرضی دائر کر دی ہے۔ یہ عرضی اس نئے قانون کو چیلنج کرنے والی ممبئی سے پہلی درخواست ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے پارلیمنٹ نے وقف (ترمیمی) بل 2024 کو منظور کیا تھا، جس کے تحت وقف ایکٹ 1995 میں ترمیم کی گئی۔ اس کے بعد صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے اس پر دستخط کیے، اور اسے مرکز میں نریندر مودی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت نے نافذ کر دیا۔ محمد جمیل مرچنٹ، جو ایک غیر سیاسی شخصیت ہیں اور دو مساجد کے ذمہ دار بھی ہیں، کی جانب سے دائر کردہ عرضی میں وزارت داخلہ، وزارت اقلیتی امور، اور وزارت قانون و انصاف کے ذریعے یونین آف انڈیا کو فریق بنایا گیا ہے۔ اس درخواست میں وکیل اعجاز مقبول اور وکیل برہان بخاری بطور وکلائے صفائی پیش ہوئے ہیں۔ عرضی گزار نے درخواست میں مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کی دفعات کو غیر آئینی قرار دے یا کوئی ایسا حکم جاری کرے جو موجودہ حالات میں مناسب اور موزوں ہو۔ اس درخواست میں کے ایس پٹسوامی بمقابلہ یونین آف انڈیا کیس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ درخواست گزار کے مطابق ترمیمی ایکٹ ایک ایسی صورتحال پیدا کرتا ہے جہاں اگر کسی وقف کی درستگی کو چیلنج کیا جائے، تو عدالتوں کو آباد کار کی ذاتی زندگی، جیسے نماز، روزہ، حج جیسے امور پر تفصیلی جانچ اور شواہد کی ریکارڈنگ کرنی پڑے گی، جو نہ صرف غیر ضروری بلکہ مذہبی آزادی پر بھی اثر انداز ہو سکتا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ ترمیمی قانون کے تحت بورڈ کے 10 ارکان کا مسلمان ہونا لازم ہے، جب کہ باقی 11 ارکان کسی بھی مذہب یا برادری سے ہو سکتے ہیں۔ اس کے برعکس غیر ترمیم شدہ وقف ایکٹ کی دفعہ 16 (الف) اور دفعہ 14 کے مطابق تمام ارکان کا مسلمان ہونا ضروری تھا۔ ترمیم شدہ قانون کے تحت ریاستی اور دہلی وقف بورڈ میں صرف 7 مسلمان اراکین کی اجازت دی گئی ہے۔ درخواست میں اس بات پر بھی اعتراض کیا گیا ہے کہ بورڈ کے سی ای او کے مسلمان ہونے کی شرط کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ایسی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے جہاں وقف بورڈ کی قیادت ایک غیر مسلم چیئرمین اور غیر مسلم سی ای او کریں، اور مسلمان ارکان اقلیت میں رہیں، جن کی اپنی ہی برادری کے مذہبی اور فلاحی ٹرسٹ کے نظم و نسق میں کوئی مؤثر آواز باقی نہ رہے۔ عرضی گزار کے مطابق ترمیمی ایکٹ کی وہ دفعہ 21، جو اب دفعہ 36(7) کی جگہ لی ہے، بھی غیر آئینی ہے۔ سابقہ دفعہ کے مطابق وقف کی رجسٹریشن کے لیے دی گئی درخواست کی تفصیلات کی بورڈ کے ذریعے صداقت اور درستگی کی جانچ کی جاتی تھی، جب کہ نئی ترمیم کے مطابق کلکٹر کو اس اسکیم کے ساتھ درخواست داخل کرنے کی پابندی نہیں ہے۔ اس تبدیلی سے وقف املاک کے انتظام میں ہم آہنگی کی بجائے ایک متوازی اختیاری نظام وجود میں آتا ہے، جو انتظامی تاخیر اور پیچیدگیوں کا سبب بن سکتا ہے۔ درخواست میں سپریم کورٹ سے ان تمام نکات کا نوٹس لینے اور مناسب آئینی رہنمائی فراہم کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ
ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
11 April 2025

وقف قانون، اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے!!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد
رابطہ:8099695186

وقف ایکٹ کے ذریعے مسلمانوں کی مذہبی آزادی اور وقف املاک کے انتظامی حقوق میں واضح مداخلت کی جا رہی ہے، جو نہ صرف آئینی اصولوں کے خلاف ہے، بلکہ مسلمانوں کے مذہبی عقائد پر براہ راست ایک بڑا حملہ ہے یہ قانون مسلمانوں کی مذہبی خودمختاری کو سلب کرنے اور مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کوشش بھی ہے، آئینی اقدار کے دعویداروں نے رات کی تاریکی میں یہ سیاہ ایکٹ منظور کر کے یہ ثابت کر دیا کہ انہیں نہ عوام کی رائے کا احترام ہے اور نہ ہی آئین کی روح کی کوئی پرواہ ہے، رات کی تاریکی میں گواہوں کے ہجوم کے بغیر بحث کی روشنی سے دور عجلت اور بے دردی کے ساتھ وقف ترمیمی بل پاس کیا گیا، دعوی جمہوریت کا اور فیصلے شب خون کے انداز میں کئے گئے، راجیہ سبھا میں 8 گھنٹوں کی بحث کے بعد جب اپوزیشن نے وقت کی توسیع کی مزاحمت کی تو اسے کسی رسمی عمل کی طرح نظر انداز کر دیا گیا، ایوان زیریں اور ایوان بالا دونوں کو ایوان مکر میں بدل دیا گیا اور پھر اچانک وقت بڑھا کر رات کی خاموشی میں ووٹنگ کرائی گئی، لوک سبھا میں 288 ووٹوں کی اکثریت ہو یا راجیہ سبھا میں 128 ووٹوں کا زور، یہ صرف اعداد و شمار نہیں بلکہ جمہوریت پر شب خون ہے، ایوان میں چیخ چیخ کر بولنے والے ارکان کی آوازیں اس امر کی غمازی کرتی رہیں کہ فیصلے پہلے ہو چکے ہیں، بحث صرف ایک رسمی خانہ پوری کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، یہ اس نظام کی بدنصیبی ہے کہ جہاں اقلیتوں کے حقوق ان کے دینی اور سماجی تشخص اور ان کے اداروں پر شب خون مارنے کو تاریخی اصلاح کا نام دے کر تالیاں بھی بجائی جا رہی ہیں اور انھیں مشتعل کرنے کے لئے ایوان میں جے ایس آر کے نعرے بھی لگائے جا رہے ہیں، بی جے پی حکومت نے جس ڈھٹائی کے ساتھ اس قانون کو منظور کیا وہ محض وقف ایکٹ کی تضحیک نہیں بلکہ ہندوستان کے آئین، اس کے سیکولر ڈھانچے اور اقلیتوں کے آئینی حقوق کا سرعام تمسخر ہے، غیر مسلم ممبران کی وقف بورڈ میں شمولیت کی لازمی شرط ہو یا زمین دینے والوں کے لئے عملی مسلمان ہونے کی پانچ سالہ تصدیق یہ سب کچھ اس سازش کی نشانیاں ہیں جو مسلمانوں کو دوسرے درجے کے شہری میں تبدیل کرنے کی طرف قدم بقدم بڑھ رہی ہے، حکومت نے اس بل کے ذریعے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ نہ صرف اقلیتوں کے مذہبی اداروں کو کنٹرول میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ وہ اس عمل کو آئندہ مزید اقلیت دشمن قوانین کی بنیاد بنانا چاہتی ہے، آج وقف نشانے پر ہے تو کل گرجا گھروں اور گرودواروں کی باری ہے، بی جے پی کو یہ گمان ہے کہ اسے عوام کی تائید حاصل ہے مگر وہ یہ بھول جاتی ہے کہ عوام فقط ووٹ نہیں ہوتے وہ جذبات، تاریخ، ثقافت اور شناخت کا مجموعہ ہوتے ہیں جب یہ شناخت چھینی جاتی ہے، جب یہ جذبات مجروح کئے جاتے ہیں تو تحریکیں جنم لیتی ہیں آج اگر پارلیمنٹ کے دونوں ایوان بی جے پی کے مرضی سے قانون سازی میں مصروف ہیں تو کل عوام اپنی مرضی سے اقتدار کے ایوانوں کا نقشہ بدلنے کا ہنر بھی رکھتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ بل ایک آئینی سانحہ ہے، ایک جمہوری زخم ہے اور ایک مذہبی جارحیت ہے مگر تاریخ گواہ ہے کہ جو زخم صبر سے سہے جاتے ہیں وہ وقت کے ساتھ چراغ مزاحمت بن جاتے ہیں، بی جے پی شاید یہ سمجھ بیٹھی ہے کہ تین طلاق کے بعد وقف پر وار بھی کامیاب ہوگا اور آگے یکساں سول کوڈ کی راہ بھی ہموار ہو جائے گی مگر تاریخ گواہ ہے کہ ظلم چاہے قانونی جامہ میں لپٹا ہوا ہو، دیرپا نہیں ہوتا، یہ قانون اس ملک کے آئین پر ایک سیاہ دھبہ ہے ایک ایسا بدنما داغ جو برسوں تک سیاسی بصیرت، عوامی شعور اور اقلیتی حقوق کی پامالی کا حوالہ رہے گا، کل جب تاریخ لکھی جائے گی تو یہ ذکر ضرور ہوگا کہ ایک شب جب سارا ملک سو رہا تھا اور گہری نیند کی آغوش میں تھا تو جمہوریت نے اپنے ہی شہریوں کے حقوق کی قبر پر ہاتھ سے آخری مہر لگا دی تھی، سوال صرف وقف کی جائیدادوں کا نہیں رہا بلکہ یہ مسلمانوں کی زمین، ان کی شناخت، ان کے آئینی وقار اور ان کے وجود پر براہ راست حملہ ہے اور جب حملہ اس درجہ گہرا ہو تو پھر مزاحمت بھی اسی شدت سے ابھرتی ہے، ملک کے بھر کے مختلف شہروں میں اتنی بڑی تعداد میں سڑکوں پر عوام کا یہ سیلاب صرف ایک قانونی ترمیم کے خلاف غصے کا اظہار نہیں بلکہ یہ ایک قوم کی اجتماعی بے بسی، کرب اور جمہوریت کے تماشے میں تماشائی بننے سے انکار کا بیانیہ تھا، دو اپریل 2025 کو ہندوستانی جمہوریت کے ماتھے پر ایک اور سیاہ دھبہ ثبت کر دیا گیا وقف ترمیمی بل 2025 کے نام پر اقلیتوں کے حقوق پر کھلی ڈاکہ زنی کی بنیاد رکھ دی گئی، اقلیتی امور کے وزیر کرن رجوجو نے پارلیمنٹ میں اس بل کو زہر آلود مسودہ پیش کرتے ہوئے دعوی کیا کہ اس کا مقصد وقف املاک کے نظم و نسق کو بہتر بنانا ہے لیکن درحقیقت ان کے الفاظ جھوٹ، فریب اور بدنیتی سے لبریز تھے یہ محض ایک قانون نہیں بلکہ مسلمانوں کی جائیدادوں پر سرکاری قبضے کی ایک منظم سازش، ریاستی جبر اور اکثریتی استبداد کا کھلا مظہر ہے، یہ متنازع قانون جو گزشتہ سال بھی پارلیمنٹ میں بحث کے لئے پیش کیا گیا تھا مگر اپوزیشن کی شدید مخالفت کے باعث اسے مشترکہ پارلیمانی کمیٹی یعنی جے پی سی کے سپرد کر دیا گیا تھا، جے پی سی نے اس پر متعلقہ افراد اور تنظیموں سے ارا طلب کی مسلمانوں کی بھاری اکثریت نے اس بل کو بنیادی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے یکسر مسترد کر دیا، تاہم حکومت کی بدنیتی اس بات سے عیاں ہے کہ جے پی سی نے صرف متاثرہ فریقین کی نہیں بلکہ غیر متعلقہ افراد، تنظیموں اور اداروں سے بھی رائے طلب کی، ایسے عناصر جن کی آرا حکومت کے طے شدہ ایجنڈے کے مطابق تھیں، یوں ایک منظم حکمت عملی کے تحت ایسی تجاویز اکٹھی کی گئی جو اس متنازع بل کے حق میں جاتی تھی، نتیجتاً جے پی سی نے بظاہر چند معمولی ترامیم کے ساتھ اپنی رپورٹ اسپیکر کو پیش کی لیکن درحقیقت ان ترامیم نے بل کو مزید سخت اور زیادہ متنازع بنا دیا۔ خود کو مسلمانوں کا ہمدرد اور بہی خواہ کہنے والی جنتا دل متحدہ اور تیلگو دیشم پارٹی کے رہنما نتیش کمار اور چندرا بابو نائیڈو مسلمانوں سے دھوکہ اور دغا کرتے ہوئے بل کی حمایت میں کھڑے ہو گئے یہ وہی نتیش کمار ہیں جو مسلمانوں کے ہمدرد بننے کی اداکاری کرتے نہیں تھکتے تھے لیکن جب موقع آتا ہے تو ہندوتوا کی گود میں جا بیٹھتے ہیں، چندرا بابو نائیڈو نے بھی اسی دوغلے پن کا ثبوت دیا جو کبھی سیکولر ہونے کا ڈھونگ رچاتے تھے، آج مسلمانوں کے خلاف سب سے زیادہ زہریلی قانون سازی کی حمایت میں کھڑے نظر آ رہے ہیں، وقف جیسے حساس اور مذہبی معاملے پر قانون سازی میں تیلگو دیشم پارٹی، جنتا دل یونائیٹڈ، راشٹریہ لوک دل، ایل جے پی اور دیگر چند جماعتوں کی اس بل کی تائید نے وہ نقاب نوچ پھینکی ہے جو انھوں نے دہائیوں سے اقلیتوں کی ہمدردی کے نام پر اوڑھ رکھی تھی، سیکولرازم کی ڈھونگ رچانے والی جماعتیں بھی جب اپنے فائدے کی بات آتی ہے تو مسلمانوں کو یا انکے مفادات کو قربان کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتیں، مسلمانوں سے ہمدردی کا جھوٹا دکھاوا کرنے والے سیکولر سیاسی قائدین اس معاملے میں برابر کے شریک اور ذمہ دار ہیں بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کا رول زیادہ خطرناک رہا ہے۔ تاہم بی جے پی حکومت کی اس بدنیتی کو بے نقاب کرتے ہوئے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ گورو گوگوئی نے یہ دوٹوک اعلان کیا کہ یہ بل اقلیتی امور کی وزارت نے تیار نہیں کیا ہے بلکہ اسے کہیں اور سے ڈکٹیٹ کیا گیا ہے انہوں نے حکومت کو آئینہ دکھاتے ہوئے یاد دلایا کہ برطانوی سامراج کے خلاف جدوجہد میں مسلمانوں نے اپنی جانیں نچھاور کی، خون بہایا، سولی کے پھندے کو چوما اور آج انہی کی اولاد سے ان کا حق چھیننے کی کوشش کی جا رہی ہے گوگوئی نے بی جے پی کی منافقت کو عیاں کرتے ہوئے کہا کہ جب ہمارے آباؤ اجداد آزادی کی جنگ میں سرفروشاں کر رہے تھے، تب تم انگریزوں کی جوتیاں چمکا رہے تھے، معافی نامہ لکھ رہے تھے، ڈی ایم کے کے رکن پارلیمنٹ اے راجہ نے بھی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ بل اتنا ہی انصاف پر مبنی تھا تو اسے کسی مسلم رکن پارلیمنٹ سے کیوں نہیں پیش کرایا گیا، بی جے پی کی بدنیتی اس بات سے عیاں ہے کہ وہ ایک اقلیتی برادری کے خلاف قانون سازی کر رہی ہے لیکن اس برادری کا ایک بھی نمائندہ اس عمل میں حصے دار نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ بل بی جے پی کی اس گھناؤنی پالیسی کا حصہ ہے جو عرصہ دراز سے مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنانے پر تلی ہوئی ہے، مسلم دشمنی میں اندھی ہو چکی مودی حکومت نے اس بل کے ذریعے یہ بھی یقینی بنایا ہے کہ وقف بورڈ میں غیر مسلم ممبران کو زبردستی شامل کیا جائے تاکہ مسلمانوں کی جائیدادوں پر غیروں کا تسلط قائم کیا جا سکے، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے بجا طور پر کہا ہے کہ یہ بل محض ایک قانونی ترمیم نہیں بلکہ کھلی جنگ ہے جو مسلمانوں کے خلاف چھیڑ دی گئی ہے، وقف املاک مسلمانوں کی امانت ہیں، لوک سبھا میں غیر مسلم اراکین پارلیمان کی تائید نے یہ ثابت کر دیا کہ ملک کے مسلمان یہاں تنہا نہیں ہیں اور ضرورت پڑنے پر آج بھی جمہوری اصولوں کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونے والے افراد ملک میں موجود ہیں، مسلمانوں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہو کر یہ ثابت کیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی امور سے واقف ہیں، لوک سبھا میں مباحث کے دوران مسلم اراکین پارلیمان بیرسٹر اسدالدین اویسی، مولانا محب اللہ ندوی، عمران مسعود، عمران پرتاپ گڑھی، محمد جاوید، جناب ای ٹی محمد بشیر، انجینئر رشید، سید نصیر الدین، اقرا حسن، ضیاء الرحمن برق، وغیرہ نے بھی وقف معاملے پر مسلمانوں کے موقف کا پرزور دفاع کیا لیکن جب اے راجہ اکھلیش یادو، گوربھ گوگوئی، چندر شیکھر آزاد، ہنومان بینی وال، مہوا موئترا، کنی موزی، سنجے سنگھ، منوج جھا کے علاوہ دیگر غیر مسلم ارکان ایوان میں مسلمانوں کے ساتھ کھڑے نظر آئے اور اخیر تک ڈٹے رہے، امت مسلمہ ہندیہ کو انکا احسان مند ہونا چاہیے، ایوان میں موجود غیر مسلم ارکان پارلیمان جنہوں نے وقف بل کی پرزور مخالفت کی اور کھل کر مسلمانوں کے موقف کی حمایت کرتے رہے، ملک کے موجودہ ماحول میں اقلیتوں کے ساتھ کھڑے ہو کر فرقہ واریت کو مسترد کیا، یہ تمام لوگ بہرحال ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں، ان لوگوں نے حقیقت میں مسلمانوں کے حقوق کی آواز اٹھائی ہے، آزاد ہندوستان کی تاریخ میں شاید یہ پہلا موقع ہے، جب ایوان میں اور مسلمانوں کی تائید میں اراکین پارلیمان کی اتنی بڑی تعداد نے ان کے حق کی بات کہی ہے، بابری مسجد کی شہادت یا رام مندر کی تعمیر کے وقت ارکان پارلیمان کی اتنی بڑی تعداد کھل کر کبھی مسلمانوں کے موقف کی حمایت نہیں کی تھی اور نہ طلاق ثلاثہ پر قانون سازی کے دوران مسلمانوں کو اس قدر غیر مسلم اراکین کی تائید ملی تھی، جو تائید وقف ترمیمی بل پر مباحث کے دوران ملی ہے، یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمانوں کے بنیادی مسائل سے واقف سیکولر ذہن کے حامل غیر مسلم ارکان پارلیمان اب بھی ہندوستان کے سیکولر کردار کی برقراری کی جدوجہد میں ہندوستانی مسلمانوں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں، ایسے میں اپوزیشن جماعتوں کو مزید طاقت فراہم کرنا اور انھیں مضبوط بنانا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے، مسلمانوں کے لئے ابھی یہ موقع غنیمت ہے اور ابھی ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، مسلمانوں کے لئے وقف ایکٹ کی منظوری ایک نوشتہ دیوار سے کم نہیں ہے، انھیں یہ نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئے، اب جب کہ یہ بل قانون کی شکل اختیار کر چکا ہے، کئی افراد اور مختلف تنظیموں کی جانب سے سپریم کورٹ میں اسے چیلنج بھی کر دیا گیا ہے، اور سپریم کورٹ نے اس مقدمہ کی سنوائی کے لئے 16 اپریل کی تاریخ طے کر دی ہے، عدالتی اور قانونی لڑائی ضرور اہمیت کی حامل ہے اور یہ کام شروع بھی کر دیا گیا ہے لیکن اس بل کی منظوری کے بعد مسلمانوں کی مشترکہ اور موثر حکمت عملی مرتب کرنا ضروری ہے، موثر حکمت عملی کے ذریعہ ہی مخالفین کے عزائم کو ناکام اور ان کے منصوبوں کو خاک میں ملایا جا سکتا ہے ایک جامع اور موثر حکمت عملی کے ذریعے اس صورتحال کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے جو وقف ایکٹ کی منظوری سے پیدا ہوئی ہے، دستور اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک طویل لڑائی کے لئے ابھی سے تیاری کرنا اشد ضروری ہے، ایک جامع اور منظم جدوجہد کی ضرورت ہے، یہ جدوجہد مسلمانوں کے تشخص کو بچانے کی کوشش ہونی چاہئے، اور منظم انداز میں اس معاملے میں پیروی کی جانی چاہیے، عدالتوں میں ڈٹ کر دلائل دیئے جانے چاہیے اور یہ کوشش کی جانی چاہیے کہ اس قانون کو ہر حال میں عدالتوں کی مدد سے روکا جائے، اسکے لئے جب تک کوئی مشترکہ حکمت عملی نہیں بنائی جاتی اس وقت تک درخواست بازی یا قانونی کشاکش کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہونے مشکل ہیں، ایسے موقع پر مختلف ملی تنظیموں اور ہمدرد سیاسی قائدین کا اجلاس بھی منعقد کیا جانا چاہیے اور اس قانون کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے حکمت عملی کا تعین کیا جانا چاہیے، ممکن ہو سکے تو قانونی اور دستوری دائرہ کار میں رہتے ہوئے احتجاج کا راستہ بھی اختیار کیا جانا چاہیے ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ صرف ایک محاذ پر مقابلہ آرائی کافی نہیں ہے، کئی محاذوں پر جدوجہد کی جانی چاہیے، جس کا حق ہمیں دستور دیتا ہے، حکومت کو اس کے منمانی اور مسلم مخالف فیصلے کرنے کی مکمل آزادی بالکل نہیں دی جانی چاہیے اس کے خلاف صدائے احتجاج بھی بلند کیا جانا ضروری ہے جب تک مسلمان اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کا راستہ اختیار نہیں کریں گے اور خود حالات کا سامنا کرنے کے لئے آگے نہیں آئیں گے اس وقت تک دوسروں پر تکیہ کر کے ہم کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے، سیکولر ذہن رکھنے والے قائدین اور سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیکر مشترکہ جدوجہد میں کامیابی کے امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں، اس معاملے میں سیاسی اختلافات اور عداوتوں کو فراموش کرتے ہوئے کام کیا جانا چاہیے، اس موقع پر اپنے اپنے پرستاروں کو خوش کرتے ہوئے اپنے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے جدوجہد کا حصہ بننے والوں سے بھی چوکس رہنے کی ضرورت ہے تاکہ ملت کے اجتماعی مفاد پر کوئی سمجھوتہ نہ ہونے پائے، وقف بل پاس ہوتے ہی ملک میں مساجد اور مدارس کا سروے شروع ہو چکا ہے، ملت کے رہنمایان اور ملی قیادت کو اس حوالہ سے فوری گائڈ لائن اور ہدایات جاری کرنی چاہیئے، اس بل کو قانونی شکل اختیار کرنے سے قبل ہی فرقہ پرست طاقتیں اور عناصر سرگرم ہو چکے ہیں اور وقف املاک کو نشانہ بنانے کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں، ایسے میں ہمیں بھی اپنے حقوق کا تحفظ کرنے دستوری اور قانونی جدوجہد کو اختیار کرنا ہوگا اور ہمیں اپنے مفادات کا تحفظ کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا، اجتماعی کاوشوں کے ذریعے ملت کو نقصان سے دوچار کرنے کے عزائم اور منصوبوں کو ناکام بنایا جا سکتا ہے، اس سلسلے میں حالات کی سنگینی کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے، اب تک ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف بھگوا تنظیموں اور سنگ پریوار کے قائدین کی جانب سے زہر کھولا جاتا تھا کھل کر مسلمانوں کے مفادات کو نقصان پہنچانے اور ان کے خلاف قانون سازی کرنے کے بجائے بالواسطہ اقدامات کیے جاتے تھے تاہم اب خود مرکزی حکومت نے پارلیمنٹ میں قانون منظور کر دیا ہے، مسلمانوں سے ہمدردی کا جھوٹا دکھاوا کرنے والے مسلمانوں کے صفوں میں بھی کچھ دلال موجود ہیں جو بل کی تائید و حمایت کر رہے ہیں، مسلمانوں کو اپنے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے بہت پہلے چوکنا ہو جانا اور جاگ جانا چاہیے تھا اور جدوجہد کا راستہ اختیار کرنا چاہیے تھا اپنے وجود کا احساس دلانا چاہیے تھا، کم ازکم اب تو مسلمانوں کو اپنے حقوق کا تحفظ کرنے خود کمربستہ ہونے کی ضرورت ہے، دستور اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے حقوق کے لیے جدوجہد کی جانی چاہیے، مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے سڑکوں اور چوراہوں پر احتجاج کیا جا سکتا ہے کچھ گوشے ایسے ہیں جو احتجاجی راستے کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایوان میں ہوئے فیصلے کو کسان برادری نے سڑکوں پر احتجاج کر کے اور سینکڑوں جانوں کی قربانی دیکر واپس لینے پر مجبور کر دیا تھا، کیا ہم کسانوں کی طرح متحد ہو کر پوری طاقت کے ساتھ اپنا احتجاج درج کرا سکتے ہیں؟ کیونکہ دنیا کا ہر انقلاب قربانی چاہتا ہے، بغیر قربانی کے کسی انقلاب کا تصور خام خیالی ہے، جتنی زیادہ تاخیر ہوگی اتنی ہی زیادہ قربانی کی ضرورت ہوگی، ہمیں ان صورتحال کا جائزہ لیکر ہمہ گیر جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے کیا ہم اسکے لئے تیار ہیں؟

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

مضمون نگار معروف صحافی اور کل ہند معاشرہ بچاؤ تحریک کے جنرل سکریٹری ہیں۔

sarfarazahmedqasmi@gmail.com

کانپور تشدد: جنگل راج میں چیتے کی سواری

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

سنگھ پریوار نے جب سے مریادہ پرشوتم رام کو شری رام بنا کر ایک جارح حکمراں کے طور پر پیش کرنا شروع کیا، رام نومی کے تہوار پر تشدد کے واقعات کا رونما ہونا عام سی بات ہوگئی۔ ان ریاستوں میں یہ تشدد زیادہ ہوتا ہے جہاں الیکشن قریب ہوں۔ دہلی کا انتخاب ہو یا مدھیہ پردیش اور گجرات سبھی الیکشن میں یہی کھیل ہوا۔ رام نومی پر کھرگون اور ہمت نگر میں تشدد کے بعد مسلمان گھروں اور دوکانوں پر بلڈوزر چلا کر ایم پی اور گجرات میں جیت کی راہ ہموار کی گئی۔ اس سال ان دونوں ریاستوں میں رام نومی کا تہوار پر امن طریقے پر گزر گیا مگر اتر پردیش کے کانپور اور پریاگ راج میں ہنگامہ کیا گیا تاکہ اگلے الیکشن کی سیاست چمکائی جائے۔ پریاگ راج میں تو خیر روایتی طور پر ہندو مسلم تنازع پیدا کیا گیا مگر کانپور میں تو ہندو تنظیمیں یوگی کی پولیس سے بھڑ گئے۔ اس لیے درندے کی سواری والی بات یاد آگئی۔ چیتا سب سے تیز رفتار جانور ہے لیکن کسی کو اسے سواری کے لیے استعمال کرنے کا خیال نہیں آیا کیونکہ کون جانے وہ کب اپنے سوار کو ہی اپنا ترنوالہ بنالے؟ ملک کے ہندوتوا نوازوں نے اپنے کارکنان کو درندہ بنا کر ان کو مسلمانوں کا خون چٹا دیا ہے۔ جنگل کے درندے بھوک لگنے پر ہندو مسلمان کی تفریق نہیں کرتے اس لیے یہ درندے اپنے ہی سوار کو کب چٹ کر جائے کہنا مشکل ہے کیونکہ اب ان آرزوئیں آسمان سے باتیں کرنے لگی ہیں۔ اس حقیقت کا مظاہرہ ابھی حال میں رام نومی کے موقع پر کانپور میں ہوا۔ پہلے تو یوپی وزیر اعلیٰ یوگی ادیتیہ ناتھ نے بڑے زور سے مسلمانوں کو دھمکی دے دی کہ سڑک نماز کے لیے نہیں ہوتی اور انہیں ہندو سماج سے نظم ضبط سیکھنا چاہیے۔ مسلمانوں کو پروچن دینے والے یوگی کو ایک ہفتے کے اندر ہندوؤں نے رام نومی کے موقع پر سبق سکھا دیا کہ سڑک تو شوبھا یاترا کے لیے ہوتی ہے۔ یہ جلوس چونکہ ہر روز نہیں نکل سکتا اس لیے درمیان میں خالی پڑی سڑکوں کو گاڑیوں کی نقل و حرکت کے لیے بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔ ہر سال رام نومی کے موقع پر کانپور کے راوت پور علاقے میں واقع 'رام للا مندر' سے رام نومی کا جلوس نکالا جاتا ہے۔ اس سال بھی ہندو تنظیمیں ڈی جے کے ساتھ بڑے دھوم دھام سے جلوس نکالنے کی تیاریاں کر رہی تھیں کہ جلوس سے پہلے والی رات کو پولیس کمیٹیوں کے پاس پہنچی اور ہائی کورٹ کے حکم کا حوالہ دے کر ڈی جے وغیرہ کو ضبط کر لیا۔ مسلمانوں کے خلاف یوگی انتظامیہ کی ایسی حرکتوں پر جو ہندو تنظیمیں بغلیں بجاتی تھیں وہ اس بار بپھر گئیں اور ہنگامہ برپا کر دیا کیونکہ خود ان پر بپتا آن پڑی تھی۔ ان لوگوں نے الزام لگایا کہ دوپہر کے وقت پولیس نے دو دو کر کے چار ڈی جے کی اجازت دی تھی مگر شام کو مکر گئی۔ انہوں نے دھمکی دی کہ وہ انتظامیہ کی اس زیادتی کے خلاف احتجاج کریں گے اور جب تک اجازت نہیں ملتی جلوس نکالنے کے بجائے راستہ جام کر کے دھرنا دیں گے۔ اس طرح پتہ چلا کہ سڑک ایک استعمال احتجاج کرنا بھی ہے۔ ڈبل انجن سرکار میں عام طور پر ہندو انتہا پسندوں کو اس کی ضرورت نہیں پیش آتی مگر اس بار حاجت ہوئی تو یہ انکشاف بھی ہو گیا۔ ہندو تنظیموں کے عہدیداروں نے آگے چل کر محسوس کیا پولیس دباو میں نہیں آرہی ہے تو رام نومی کا جلوس ملتوی کرنے کے بجائے نکالنے کا فیصلہ کیا گیا کیونکہ 'یہ (تو) اندر کی بات (ہی) ہے کہ (یوگی کی) پولیس ہمارے ساتھ ہے'۔ اس بار منتظمین کا یہ اندازہ غلط نکل گیا پولیس نے جلوس پر قانونی کارروائی کی تو ہندو تنظیموں کے کارکن آپے سے باہر ہوگئے اور ان کا پولس سے جھگڑا ہوگیا کیونکہ یہ بیچارے اپنے آپ کو قانون سے بالاتر سمجھتے ہیں۔ انتظامیہ نے اس خوش فہمی کو دور کرنے کی کوشش کی تو جلوس میں شامل رام بھگتوں (کارکنان) نے سڑک روک کر کے احتجاج شروع کر دیا۔ یہ انتہا پسند رام نومی کا جلوس کسی عقیدت کے تحت تو نکالتے نہیں ہیں۔ ان کا مقصد تو ڈی جے پر مسلم مخالف اشتعال انگیز نغمے بجانا اور مسلمانوں کے خلاف فحش نعرے بازی کر کے مشتعل کرنا ہوتا ہے تاکہ دنگا فساد کیا جاسکے۔ سرکار نے اسی سے محروم کر دیا تو رنگ میں بھنگ پڑ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ کئی کمیٹیوں اور ہندو تنظیموں کے عہدیداروں نے سوشل میڈیا میں اپنے غصے کا اظہار کیا اور انتظامیہ کو برا بھلا کہنے لگے۔ ان کو شکایت تھی کہ مودی اور یوگی کے ہوتے ہوئے یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ اس سوال کے اندر ان کی توقعات پوشیدہ ہیں۔ وہ کہنا چاہتے ہیں کہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کے بعد ایک ہزار سال پرانی غلامی تو ختم ہو چکی ہے اس لیے ان پر یہ پابندی کیوں؟ ان کے خیال میں یہ ساری پابندیاں تو غلاموں یا مسلمانوں پر ہونی چاہئیں۔ اس بلا اعلان ہندو راشٹر میں تو انہیں من مانی کرنے کی کھلی چھوٹ ہونی چاہیے لیکن جب حکام نے ان کی یہ خوش فہمی دور کرنے کی کوشش کی تو وہ آپے سے باہر ہو کر دھونس دھمکی پر اتر آئے۔ اس بار ان کے ستارے گردش میں تھے اس لیے انتظامیہ دباو میں نہیں آیا۔ اس سے پہلے وی ایچ پی یا بی جے پی کے وہ لوگ جن کے خلاف ایف آئی آر لکھی گئی ہے وزیر اعلیٰ سے گہار لگاتے تو خود انتظامیہ نے اس معاملے کو سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ تک لے جانے کا اعلان کر دیا۔ یوگی کے تحت کام کرنے والے محکمۂ پولیس کا اصرار ہے کہ ثبوت کی بنیاد پر کارروائی کی جائے گی۔ اس کے مطابق جلوس کے دوران خلل پیدا کرنے اور ہنگامہ کرنے والوں کی سی سی ٹی وی فوٹیج کے ذریعے شناخت کر لی گئی ہے۔ پولیس کے پاس واقعے کی ویڈیوز بھی موجود ہیں۔ اے ڈی سی پی وجیند ردویدی کا الزام ہے کہ رام نومی کے جلوس میں شامل کچھ لوگوں نے پولیس سے غیر ضروری طور پر الجھنے کی کوشش کی تھی۔ ان لوگوں نے سڑک بھی بلاک کر دی تھی جس سے عام لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ایسے واقعات میں ملوث 10 نامزد افراد سمیت 200 نامعلوم افراد کے خلاف شہر کے مختلف مقامات پر ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ان سب کے خلاف یعنی بی جے پی کے کونسلر، کارکنان اور آر ایس ایس وی ایچ پی کے ورکرس پر جلد ہی سخت کارروائی کی جائے گی۔ ایسا اگر ہو جائے تو ایک اچھی مثال قائم ہوگی۔ رام نومی کے موقع پر جو طوفانِ بدتمیزی برپا کیا جاتا ہے اس پر لگام لگانے کی خاطر انتظامیہ کا یہ رویہ درست ہے۔ پولیس کی منطق صاف ہے کہ اگر مسلمانوں کو سڑک پر رکاوٹ ڈالنے کی اجازت نہیں ہے تو رام نومی کے جلوس میں شامل لوگوں کو بھی یہ آزادی نہیں ملے گی اور یہ بالکل معقول دلیل ہے۔

تعلیم: ترقی کی شاہ کلید

تحریر: ایس ایم صمیم
مینیجنگ ڈائریکٹر، ریڈینٹ انسٹی ٹیوٹ آف فاؤنڈیشن اسٹڈیز، ناندیڑ
موبائل:9960942261

تعلیم کسی بھی معاشرے کی بنیاد اور ہر فرد کی ترقی کی کنجی ہے۔ یہ صرف معلومات حاصل کرنے کا نام نہیں، بلکہ ایک ایسا راستہ ہے جو انسان کو ذاتی نشوونما، سماجی بہتری اور ایک روشن مستقبل کی طرف لے جاتا ہے۔ تعلیم افراد کو با اختیار بناتی ہے۔ یہ ہمیں دنیا کو سمجھنے، دانشمندانہ فیصلے کرنے، اور اپنے شوق و خوابوں کو پورا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ تعلیم ہمیں تنقیدی سوچ، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، اور تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں ڈھلنے کا ہنر سکھاتی ہے۔ معاشرتی سطح پر تعلیم ترقی کا ستون ہے۔ ایک تعلیم یافتہ قوم نہ صرف اقتصادی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے بلکہ سماجی ہم آہنگی اور جدت طرازی کو بھی فروغ دیتی ہے۔ تعلیم عدم مساوات کو کم کرتی ہے اور محروم طبقات کو با اختیار بناتی ہے۔ گویا تعلیم ہی وہ ایندھن ہے جو قوموں کی ترقی کا انجن چلاتا ہے۔" یاد رکھیں! تعلیم صرف کلاس روم اور کتابوں تک محدود نہیں، یہ ایک وسیع تر عمل ہے۔ رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ خود سیکھنے کا جذبہ بھی اہم ہے۔ تعلیم ایک مسلسل سفر ہے، جس کی شروعات کسی بھی عمر میں کی جاسکتی ہے اور جاری رکھی جاسکتی ہے۔ جب ہم تعلیم کے اثرات کو تسلیم کرتے ہیں، تو ہمیں چاہیے کہ ہم بحیثیت والدین، اساتذہ، پالیسی ساز اور عام شہری، تعلیم کی ترویج و حمایت کے لیے عملی اقدامات کریں۔ ہم ایسا تعلیمی ماحول پیدا کریں جہاں علم پروان چڑھے اور ہر فرد اپنی مکمل صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکے۔ یاد رہے تعلیم کوئی عیش و عشرت نہیں بلکہ ایک بنیادی انسانی حق ہے۔ یہ ایک ایسی دولت ہے جو دنیا کو روشن اور یکسانیت و برابری پر مبنی خوشحال بنا سکتی ہے۔ آئیں! تعلیم کو اپنی ترجیح بنائیں، کیونکہ تعلیم ہی ہے جو ہمیں کامیاب قوم بننے کا راستہ دکھاتی ہے۔

کم ظرف لوگ اور پطرس بخاری

پطرس بخاری کو کالج کا چوکیدار پیٹھ پیچھے گالیاں دیتا تھا۔ ایک دن ساتھی پروفیسر نے پطرس سے کہا کہ چوکیدار کہتا ہے پطرس میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اس پہ پطرس بخاری نے تاریخی جواب دیا۔ کہ وہ بلکل سچ کہتا ہے اسکے پاس نہ شہرت ہے، نہ عزت ہے اور نہ ہی غیرت اب میں اسکا کیا بگاڑ سکتا ہوں۔" ہم سب کی زندگی میں کچھ ایسے گرے ہوئے کردار ضرور آتے ہیں جن کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنا آپ دکھا کر یہ سوچتے ہیں کہ وہ بہت بڑی توپ چیز ہیں جنکا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ایسے کم ظرف لوگوں کو جواب دیکر ان جیسے بننے کی کوشش مت کریں۔ وہ بلکل ٹھیک سوچتے ہیں۔

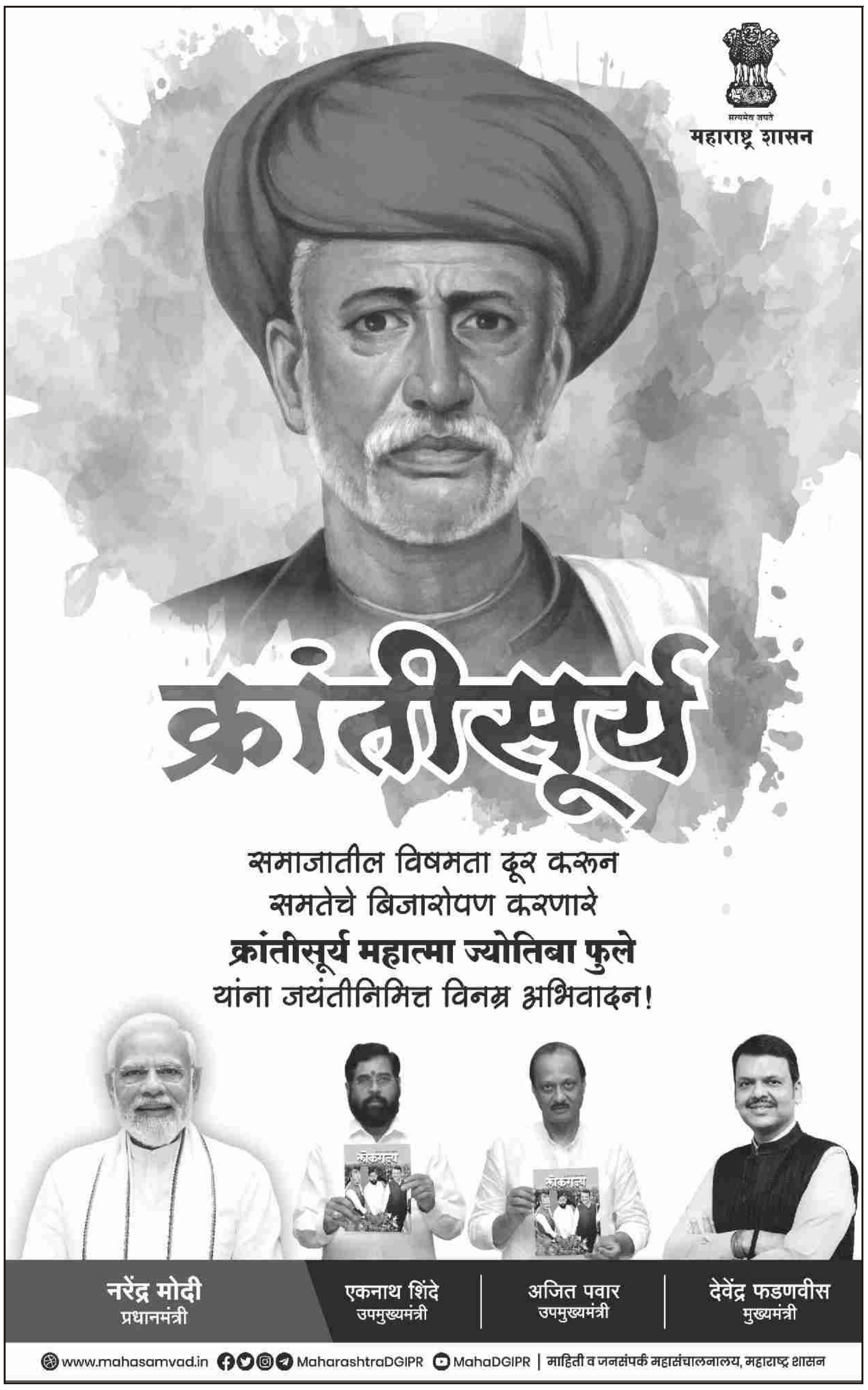

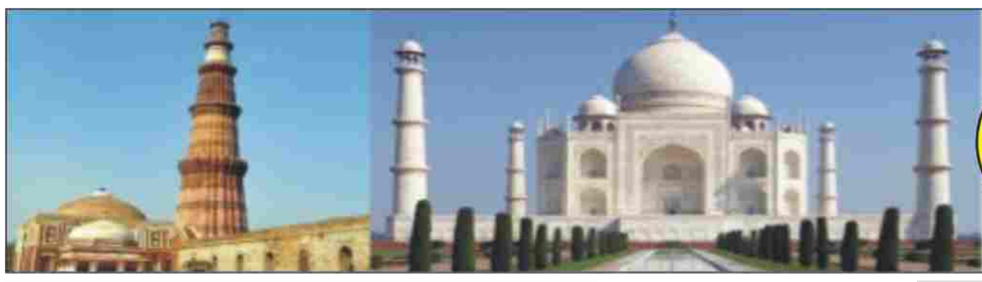

سورۃ القصص: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی
خطیب مسجد صالحہ قاسمؒ و
سینئر کالم نگار 9849099228

اس مکی سورت کا نام ''قصص'' اس کی آیت کریمہ 25 وقص علیہ القصص سے ماخوذ ہے۔لغت کے اعتبار سے دیکھا جائے توقصص کے معنی ترتیب وار واقعات بیان کرنے کے ہیں۔اس سورت کے مطالعہ سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ اس کا نام سورہ قصص اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات تفصیل کے ساتھ آئے ہیں۔گزشتہ مضمون میں یہ بات آچکی ہے کہ سورہ شعراء اور نمل کے علاوہ سورہ قصص، یہ تین سورتیں ایسی ہیں جو یکے بعد دیگرے نازل ہوئی ہیں اور مذکورہ بالا سورۃ بھی نبی کریم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی حیات طیبہ کے وسطی عہد میں نازل شدہ سورۃ ہے۔تفسیر ابن عباسؓ سے ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ پوری سورۃ مکی ہے۔سوائے اس آیت۔ اِنَّ الَّذِیۡ فَرَضَ عَلَیۡکَ الۡقُرۡاٰنَ ...... (الخ) کیونکہ یہ آیت مکہ و مدینہ کے درمیان مقام جحفہ میں نازل ہوئی ہے۔غرضیکہ سورۃ شعراء، نمل اور قصص اگر ان تینوں کو ملا کر پڑھا جائے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مکمل طور پر سامنے آجاتا ہے۔ جہاں تک اس سورۃ کے موضوعات کا تعلق ہے وہ یہ کہ کفار و مشرکین کے شبہات و اعتراضات کو رفع کرنا ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت حق پر وارد کرتے چلے جا رہے تھے۔ان عذرات کو قطع کرنا ہے جو حضرت محمد مصطفی پر ایمان نہ لانے کیلئے (منکرین حق) کی جانب سے پیش کئے گئے تھے۔غرضیکہ ان غیر حقیقی افکار و خیالات کے سدباب کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرمایا گیا تاکہ زمانہ نزول کے حالات سے مل کر خود بخود چند حقائق ان کے ذہنوں میں بیٹھ جائے۔اس سلسلہ میں مولانا آزاد علیہ الرحمہ یوں تحریر فرمایا کہ ''اس سورت کا محور، حق و باطل اور خدا پرستوں اور شیطان کے حامیوں کے درمیان کشمکش ہے۔اس سلسلہ میں دو قصے بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا قصہ اقتدار و طاقت کی سرکشی کا ہے۔جسکی نمائندگی فرعون کرتا ہے جس نے بنی اسرائیل کو سخت عذاب سے دوچار کر رکھا تھا۔ان کے بیٹوں کو مرواڈالتا اور عورتوں کو (لونڈیا بنانے کیلئے) زندہ رکھتا۔اس کی سرکشی یہاں تک بڑھی کہ خدائی کا دعویٰ کرنے لگا۔دوسرا قصہ مال و دولت کی سرکشی کا ہے جس کی نمائندگی قارون کرتا ہے۔ان دونوں قصوں سے واضح ہوتا ہے کہ اس دنیاوی زندگی میں انسان مال و دولت اور جاہ و اقتدار پا کر سرکشیاں کرنے لگتا ہے''۔ (تلخیص ترجمان القرآن صفحہ 504) مولانا مودودی علیہ الرحمہ اپنی تفسیر میں جو لکھیں ہیں ان کے اقتباسات درج ذیل نقل کیے جاتے ہیں ''جس بچے کے ہاتھوں آخر کار فرعون کا تختہ اُلٹنا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے فرعون ہی کے گھر میں اس کے اپنے ہاتھوں پرورش کروایا اور فرعون یہ جان نہ سکا کہ وہ کسے پرورش کر رہا ہے۔(دوسرے یہ کہ نبوت جب کسی کو دی جاتی ہے) کسی بڑے جشن اور زمین و آسمان سے کسی بھاری اعلان کے ساتھ نہیں دی جاتی۔تم کو حیرت ہے کہ حضرت محمد مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چپکے سے یہ نبوت کہاں سے مل گئی اور بیٹھے بٹھائے یہ نبی کیسے بن گئے مگر موسیٰ (علیہ السلام) کا تم خود حوالہ دیتے ہو کہ لَوۡلَاۤ اُوۡتِیَ مِثۡلَ مَاۤ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی (آیت ۴۸) انھیں بھی اسی طرح راہ چلتے نبوت مل گئی...... موسیٰ علیہ السلام خود ایک لمحے پہلے تک نہ جانتے تھے کہ انھیں کیا چیز ملنے والی ہے کہ ''آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے''۔تیسرے یہ کہ جو نسبت آج تم اپنے اور محمد کے درمیان پا رہے ہو اس سے بہت زیادہ فرق موسیٰ اور فرعون کی طاقت کے درمیان تھا مگر دیکھ لو کہ آخر کون جیتا اور کون ہارا۔چوتھے یہ کہ تم لوگ بار بار موسیٰ کا حوالہ دیتے ہوئے کہ ''محمد کو وہ کچھ کیوں نہ دیا گیا جو موسیٰ کو دیا گیا تھا'' یعنی ید بیضا اور دوسرے کھلے کھلے معجزے۔مگر تمہیں کچھ معلوم بھی ہے کہ جن لوگوں کو معجزے دکھائے گئے تھے اُنھوں نے کیا کیا تھا؟ وہ انھیں دیکھ کر بھی ایمان نہ لائے۔اُنھوں نے کہا کہ یہ جادو ہے کیونکہ وہ حق کے خلاف ہٹ دھرمی اور عناد میں مبتلا تھے۔اسی مرض میں آج تم مبتلا ہو۔پھر تمہیں کچھ یہ بھی خبر ہے کہ جن لوگوں نے وہ معجزے دیکھ کر حق کا انکار کیا تھا ان کا انجام کیا ہوا؟ آخر کار اللہ نے انھیں تباہ کر کے چھوڑا۔اب کیا تم بھی ہٹ دھرمی کے ساتھ معجزے مانگ کر اپنی شامت بلانا چاہتے ہو؟ (تفہیم القرآن) یہ واقعات اور اس میں جو باتیں بیان فرمائی گئی ہیں یہ وہ چیزیں ہیں جو مکہ کے اس کافرانہ فضاء میں جو بھی سنتا اس کے ذہن نشین ہوجاتی، کیونکہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان جو کشمکش برپا تھی ٹھیک اسی انداز کی کشمکش حضرت موسیٰ ع اور دشمن خدا ''فرعون'' کے درمیان برپا تھی۔غرضیکہ ان قصوں کو سنانے کا مقصد یہ ہے کہ مشرکین مکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے مقابلہ میں جس طرح کا غلط طرز عمل اختیار کر چکے تھے، ان قصوں میں جہاں عبرت کا سامان ہے وہیں پر بغیر کسی تصریح دل نشین انداز میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بات کو مکمل طور پر ارشاد فرمادیا تاکہ مشرکین مکہ اپنے باطل افکار و خیالات میں ایک صالح تبدیلی لاتے ہوئے حضرت نبی مکرم آنحضور کی رسالت کو حق جانیں اور آپ کی دعوت کو قبول کرلیں۔ نبی محترم کی رسالت کے ثبوت میں ایک اور عقلی دلیل دی جاتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمی ہونے کے باوجود دو ہزار برس پہلے ہوچکے ایک تاریخی واقعہ کو اپنی آنکھوں دیکھے واقعہ کی طرح من وعن سنا رہے ہیں، حالانکہ آپ کے قریب رہنے والے (آپ کی ولادت باسعادت سے لے کر آپ کے نبوت کا تاج پہننے تک) سب لوگ جانتے تھے کہ آپ کے پاس معلومات ظاہری کا ایسا ذریعہ نہیں ہے۔تو اب یہ بات لازم آتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت حق ہے اور آپ جو کچھ واقعات سنا رہے ہیں اس کا واحد منبع و سرچشمہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا کلام ہے جو رسول اکرم نبی محترم آخرالزماں کے قلب اطہر پر نازل کیا گیا ہے۔اس سورت کے آخر حصہ میں منکرین حق کے اس اصل عذر کو لیا گیا ہے جو آنحضور کی دعوت کو نہ ماننے کے لئے وہ پیش کرتے تھے یعنی اگر ہم (اہل عرب) شرک والے طریقہ کو چھوڑ کر ''دین توحید'' کو اختیار کرلیں تو ہماری ساری اجارہ داریاں ختم ہوجائیں گی۔سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو نہ ماننے کا اصل محرک یہی تھا۔ اور سرداران قریش کی حق سے دشمنی کا جو سبب رہا صرف یہی کہ انھیں اپنی چودھراہٹ کا اپنے ہاتھ سے نکل جانے کا اندیشہ لاحق تھا ورنہ ان کے سارے شبہات و اعتراضات تو محض عوام کو گمراہ کرنے کیلئے اور انہیں دھوکہ دینے کے لئے گھڑے جاتے تھے۔اس سلسلہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس طرح ان کی فکر کے ایک ایک پہلو پر بیان فرماتے ہوئے نہایت ہی حکیمانہ انداز سے ان کی اس بنیادی بیماری کا مداوا کیا کیونکہ سرداران قریش کے سامنے باطل کے مقابل حق کی اہمیت نہیں تھی۔وہ اپنا ہر فیصلہ دنیوی نفع اور اس کی طلبی کے نقطۂ نظر سے کرتے تھے۔ مولانا پیر کرم شاہ ازہری علیہ الرحمہ اس سورۃ کی آیت 57 کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے لمحہ فکر یوں دیا ہے۔وہ تحریر فرماتے ہیں کہ......''اسلام کے نظام معاشیات، اسلام کے نظام قانون، اسلام کے نظام اخلاق کو اپنے ملک میں رائج کرنے سے ہمارے کوتاہ نظر اعیان حکومت کو جو خدشے اور خطرے دکھائی دیئے ہیں انکا ازالہ فرمادیا۔وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر بیسویں صدی میں ہمنے 1400 سالہ پرانا نظام جاری کردیا تو دنیا کی ترقی یافتہ قومیں ہم سے آنکھیں پھیر لیں گی اور ہم تنہا رہ جائینگے''۔اس آیت میں غور کرنے سے غلط فہمیاں کافور ہوجائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔(ضیا القرآن) خلاصہ کلام یہ کہ یوں تو پورا قرآن مجید اہل ایمان کو ہروقت ہمت دلاتا اور جنت و درجات جنت کی بشارت سناتا ہے اور اسی طرح منکرین حق و خدا کے باغیوں کو انکے بداعمالیوں پر ٹوکتا اور جہنم کی وعید سنا کر ہوش میں آنے کی دعوت دیتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایمان والوں والوں کا قلب مطمئن رہے اور ان کے حوصلے بلند رہیں، اور دوسری جانب منکرین حق کے لیے سامان عبرت ہوجاے۔ خصوصی طور پر سوہ شعراء سورہ نمل اور مزکورہ سورہ، القصص کا گہرائی سے مطالعہ کیا جاے تو معلوم ہوتا ہیکہ ہر دور میں اہل ایمان آزمائے گئے ستائے اور مارے پیٹے گئے یہاں تک کہ ناحق قتل کیے جاتے رہے! لیکن اللہ تعالی نے انہیں ہر طرح کی قربانی و آزمائش کے موقع پر کامیاب فرماتا رہا اور ان تمام مصائب و مشکلات میں انکے لذت ایمانی میں اضافہ ہوتا رہا اور یہ باطل کے سامنے ہمیشہ ڈٹے رہے؛ دوسری طرف خدا کے باغی و دشمنان حق ہیں جنہیں، ہر طرح کی قوت سہولت حاصل رہتی ہے وہ اقتدار کے خمار میں مبتلا و لیس ہوکر ہر قسم کی مکروہ چالیں چل کر بھی نامراد ہو چکے یعنی حق سے ٹکرا کر خود پاش پاش ہوجاتے اور دنیا میں ہی اللہ کے غضب کا شکار ہو چکے اور آخرت کا سخت عذاب بھی ان ظالموں کے تیار ہے، غرضیکہ دیگر سورتوں کی طرح مزکورہ تین سورتوں میں مسلسل طور پر اللہ تعالی اپنے رسولوں کا ذکر فرما کر انکی نافرمان قوموں کا ذکر فرما کر مشرکین مکہ کو درس عبرت دے رہا ہے کہ پچھلی قوموں کے واقعات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اب تمہیں سنائے جارہے ہیں اسے ایک موقع غنیمت جانو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کرلو تاکہ گزشتہ تباہ شدہ قوموں کے، جیسے انجام بد سے بچ جاؤ!! دوسری طرف اہل ایمان کو ڈھارس باندھی اور تسلی دی جارہی ہیکہ باطل جتنا چاہے طاقتور ہو دنیا میں اپنا دبدبہ رکھتا ہو اپنی شان و شوکت میں جتنا چاہے بڑا بنا ہوا ہو، لیکن احکام الٰہی کی پابندی کرنے والے اور ایمان کی مضبوطی و اخلاص کی موجودگی کے ساتھ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع فرمان رہنے والے ہی وقت کے ہر فرعون کے مقابل کامیاب ہوتے ہیں۔آج دنیا میں ہر طرف ایک فرعون بیٹھا اسلام کی روشنی گل کرنے پے تلا ہوا ہے لیکن اہل ایمان اپنے عقیدے و عمل اور فکر و نظر اور کردار میں کتاب وسنت اور روش صحابہؓ کو بنیاد بنا کر زندگی بسر کرنا شروع کردیں تو یقیناً یہ کہنے کے موقف میں ہوں گے کہ،

کوئی کہہ دے ذرا وقت کے فرعونوں سے
خاک ہوجاتے ہیں سورج کو بجھانے والے

ایم ایل اے رئیس شیخ نے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے پیدائش واموات اندراج دفتر پر اچانک دورہ کیا

ملازمین اپنی جگہوں پر غیر حاضر، عام شہریوں سے بدسلوکی کی شکایات کے پس منظر میں ایم ایل اے شیخ کا اچانک دورہ

حکومت کے سو دنوں کے کام کے منصوبے پر عملدرآمد نہ ہونے کا مشاہدہ

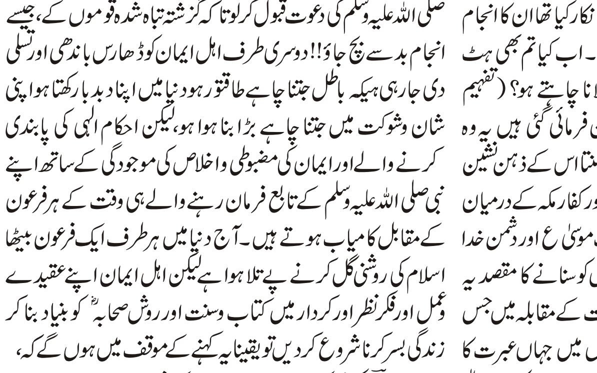

بھیونڈی: 10/اپریل (شارف انصاری):- 9 اپریل 2025 کو دوپہر 3 بجے، بھیونڈی (مشرقی) کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے پیدائش واموات کے اندراج والے دفتر پر اچانک دورہ کیا۔اس دورے کی اہم وجہ شہر کے شہریوں سے مسلسل موصول ہونے والی شکایات تھیں۔ شکایات کے مطابق، بھیونڈی شہر میں پیدائش واموات کے اندراج کے دفتر میں کام وقت پر نہیں ہوتے، ملازمین اپنی جگہ پر موجود نہیں رہتے، عام شہریوں کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے، اور کئی معاملات میں رشوت طلب کی جارہی ہے۔ان شکایات کے پس منظر میں، ایم ایل اے شیخ نے فوری طور پر محکمہ کے سربراہ ایم او ایچ سندیپ گاڈے کر اور ڈپٹی کمشنر روہیداس دورکلکر کو دفتر میں طلب کیا۔ اس موقع پر رجسٹرار آرتی دکشت، کلرک انل گیری، اور نائب رجسٹرار چونے پر لگائے گئے الزامات کی جانچ کر کے فوری طور پر محکمانہ تفتیش کرنے اور تفتیش مکمل ہونے تک متعلقہ افراد کو معطل کرنے کی واضح ہدایات دیں۔اس موقع پر 'رائٹ ٹو سروس ایکٹ' کی خلاف ورزی ہے حکومتِ مہاراشٹر کے سو دنوں کے کام کے منصوبے پر عمل نہ ہونے کا مشاہدہ کیا گیا۔اس شعبے میں گزشتہ 7-8 سالوں سے ایک ہی ملازمین کا مسلسل کام کرتے رہنا مشکوک پایا گیا، جس سے بدعنوانی کا خدشہ ظاہر کیا گیا۔ اس وجہ سے، متعلقہ ملازمین کی مالی تفتیش کی جائے، ان کی جائیداد کی جانچ کی جائے، اور انسداد بدعنوانی محکمہ میں شکایت درج کرنے کی ہدایات دی گئیں۔اس موقع پر دفتر میں موصولہ درخواستوں، زیر التواء معاملات، اور موصولہ شکایات کی معلومات طلب کی گئیں، لیکن یہ معلومات فراہم نہیں کی گئیں، جو کہ اور شہریوں کے حقوق پر ظلم کے مترادف ہے۔ اس کے پیشِ نظر، متعلقہ افراد پر فوری طور پر تادیبی کارروائی کے احکامات جاری کیے گئے۔اس موقع پر کچھ اہم نکات پر توجہ دلاتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ حال ہی میں تعینات کیے گئے کمشنر اس دفتر کا دورہ کریں اور ایک آزادانہ جانچ کریں۔ یہ دورہ ایم ایل اے رئیس شیخ کے ہمراہ کر کے زمینی حقیقت کا معائنہ کیا جائے۔ساتھ ہی، بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے تمام محکموں میں 'رائٹ ٹو سروس' قانون کے مطابق شہریوں کے کام وقت پر اور شفاف طریقے سے انجام دیے جائیں، ایسی توقع بھی ظاہر کی گئی۔

سینئر صحافی اعزاز اسکیم میں اصلاحات کا فیصلہ

ایک ماہ میں نظرثانی شدہ ضوابط، کیش لیس علاج و مفت سفر کی بھی ہدایات

ممبئی: 10/اپریل (آفتاب شیخ) ریاستی حکومت نے درپنکار بالشاستری جامبھیکر سینئر صحافی اعزاز اسکیم میں موجود خامیوں کو دور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے وزارت اور قانون ساز نامہ نگاروں کی ایسوسی ایشن کی نومنتخب ایگزیکٹو کمیٹی کو یقین دہانی کرائی کہ تمام اعتراضات و تجاویز پر غور کے بعد ایک ماہ کے اندر نظرثانی شدہ ضوابط تیار کیے جائیں گے۔وزیراعلیٰ نے اس موقع پر متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ وہ صحافیوں کے لیے نجی و معروف اسپتالوں میں کیش لیس علاج اور ایس ٹی کارپوریشن کی شیونیری وشیوائی بسوں میں مفت سفر کی مثبت تجاویز بھی ایک ماہ میں پیش کریں۔ یہ یقین دہانی اس وقت کرائی گئی جب وزارت اور قانون ساز نامہ نگاروں کی ایسوسی ایشن کی نئی ایگزیکٹو کمیٹی نے وزیراعلیٰ سے ملاقات کی۔ میٹنگ میں چیف سکریٹری سجاتا سونک، ایڈیشنل چیف سکریٹریز اقبال سنگھ چہل، سوربھ وجے، سنجے سیٹھی، والسا نیر سنگھ، اور برجیش سنگھ سمیت دیگر اعلیٰ افسران موجود تھے۔ایسوسی ایشن کے صدر دلیپ سپاٹے، نائب صدر آلوک دیش پانڈے، جنرل سکریٹری دیپک بھاتوسے، خازن ونود یادو نے سینئر صحافیوں کو درپیش تکنیکی مسائل پر روشنی ڈالی اور اسکیم میں عمر کی حد 60 سے کم کر کے 58 سال کرنے اور 30 سالہ شرط کو 25 سال کرنے کا مطالبہ کیا۔ وزیراعلیٰ نے ان تجاویز پر مثبت رویہ اختیار کرتے ہوئے متعلقہ محکموں کو قواعد میں تبدیلی کی ہدایت دی۔شنکر راؤ چوان گولڈن جوبلی ویلفیئر فنڈ میں بھی اصلاحات کا مطالبہ کیا گیا۔ وزیراعلیٰ نے برجیش سنگھ کو ایک ماہ میں اس پر منصوبہ تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ صحافی نجی اسپتالوں میں کیش لیس علاج حاصل کرسکیں۔صحافیوں کے لیے بیماریوں کی فہرست میں اضافہ، امداد کو 3 لاکھ تک بڑھانے، اور متوفی صحافی کے شریک حیات کو دی جانے والی امداد کو بھی 1 لاکھ سے بڑھا کر 3 لاکھ کرنے کی ہدایت دی گئی۔منترالیہ میں داخلے کے لیے تسلیم شدہ صحافیوں کی فیس ریڈنگ جلد مکمل کرنے، اور منترالیہ کی ہاؤسنگ اسکیم سے متعلق مسائل حل کرنے کی ہدایات بھی دی گئیں۔ اس اہم اجلاس میں ایسوسی ایشن کے دیگر ارکان کھنڈوراج گائیکواڑ، منوج دوبے، سوجیت مہاموکر، پرشانت بارسنگھ اور راجن شیلار نے بھی شرکت کی۔

آج جمعہ کے خطبہ میں اوقاف کو موضوع بنائیں

مولانا محمود احمد خان دریابادی

مسلم پرسنل لابورڈ کی جانب سے اوقاف بچاؤ مہم کے تحت جو گیارہ نکاتی پروگرام دیا گیا ہے اس کے تحت ائمہ وخطبا جمعہ کے خطبہ میں مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے جاری گیارہ نکاتی پروگرام پر روشنی ڈالیں اور عوام کو باور کرائیں کہ ان کے اوقاف پر حکومت کی بری نظر ہے۔ مسلمانوں کو کسی حکومتی پروپگنڈہ کا اثر نہ لینا چاہئے۔ وہ سچائی اور حکومت کی نیت کو کھلے دل سے جاننے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ ہم سبھی اس بات سے واقف ہیں کہ موجودہ حکومت نے پارلیمنٹ سے وقف ترمیمی قانون پاس کروایا ہے جو پوری طرح سے اوقاف کے تحفظ اور سلامتی کیخلاف ہے۔حکومت کی منشا اس سلسلے میں نیک نہیں ہے۔ وہ اوقاف کی جائیدادوں پر قبضہ کرنا چاہتی ہے یا جس پر قبضہ ہے اسے مستقل طور پر اوقاف کے دائرہ سے خارج کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے عوامی بیداری کیلئے ضروری ہے کہ ائمہ مساجد اور علمائے کرام جمعہ کے خطبہ میں اسے موضوع بنائیں اور عوام کے سامنے حقائق پیش کریں کیوں کہ حکومت کی مشنری پروپگنڈہ میں مصروف ہے کہ موجودہ وقف ترمیمی بل پوری طرح سے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور اوقاف کے تحفظ کیلئے ہے۔

پرتاپ سرنائیک ایس ٹی کارپوریشن کے نئے چیئرمین مقرر

26ویں صدر کی حیثیت سے مالی خودمختاری اور معیاری سفری سہولیات کا عزم

ممبئی: 10/اپریل (آفتاب شیخ) مہاراشٹر اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ایس ٹی کارپوریشن) کے نئے چیئرمین کے طور پر پرتاپ سرنائیک کی تقرری عمل میں آئی ہے۔ یہ تقرری مہاراشٹر حکومت کے مرکزی ایکٹ کے تحت مرتب کردہ قواعد وضوابط کے مطابق کی گئی ہے۔ایس ٹی کارپوریشن، جو 1960 میں قائم ہوئی تھی، ریاست کے عوام کے لیے قابلِ بھروسہ سفری سہولیات فراہم کرنے والا ایک اہم ادارہ ہے۔ آر۔ گو۔ سرایا اس کے پہلے صدر تھے، جب کہ پرتاپ سرنائیک 26ویں صدر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں گے۔اپنے تقرری کے موقع پر پرتاپ سرنائیک نے کہا، ''میں ایس ٹی کو مہاراشٹر کے عوام کی 'لوک واہنی' کے طور پر مالی طور پر بااختیار بنا کر ایک معیاری ٹرانسپورٹ سروس میں تبدیل کرنے کے لیے پرعزم ہوں۔''انہوں نے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس، نائب وزرائے اعلیٰ ایکناتھ شندے اور اجیت پوار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہیں عوامی خدمت کا یہ موقع فراہم کرنا ان کے لیے باعثِ افتخار ہے۔

بلوچ نیشنل پارٹی۔مینگل کا دھرنا

12ویں دن میں داخل

کوئٹہ۔ 10/اپریل۔ایم این این۔ بلوچستان نیشنل پارٹی (بی این پی) کا ضلع مستونگ کے لکپاس پر دھرنا ختم کرانے کی کوششوں کے باوجود مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہ ہونے کے بعد احتجاج 12ویں روز میں داخل ہوگیا۔سابق چیئرمین سینیٹ صادق سنجرانی نے احتجاجی کیمپ کا دورہ کیا اور بی این پی کے سربراہ سردار اختر مینگل سے ون آن ون ملاقات کی۔تاہم، پارٹی ذرائع نے کہا کہ بات چیت سے تعطل کو حل کرنے کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔بی این پی کے ایک عہدیدار نے تصدیق کی کہ 'مسٹر سنجرانی نے سردار مینگل سے کیمپ میں ملاقات کی۔

طلبہ کے مسائل کے حل کے لیے وزیر پرتاپ راؤ جادھو سے ملاقات

اکولہ: 10/اپریل (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) بھارت سرکار کے وزیر پرتاپ راؤ جادھو سے راشٹروادی سٹوڈنٹس کانگریس کے ریاستی سکریٹری محمد فرحان امین نے طلبہ سے جڑے مسائل کو لے کر ملاقات کی اور تفصیلی گفتگو کی۔ یہ ملاقات شیوسینا سمپرک کاریالیہ مہکر میں ہوئی، جہاں فرحان امین (پاتور) نے خاص طور پر تعلیمی میدان میں طلبہ کو درپیش مشکلات جیسے اسکالرشپ میں تاخیر، ذات سرٹیفکیٹ کے عمل میں پیچیدگیاں، اور اعلیٰ تعلیم کے لیے ضروری سہولیات کی کمی جیسے اہم مسائل وزیر موصوف کے سامنے رکھے۔انہوں نے ان مسائل کے فوری حل کا مطالبہ کیا۔اس موقع پر وزیر پرتاپ راؤ جادھو نے طلبہ کے مسائل کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ وہ ہمیشہ طلبہ کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان مسائل کو مناسب سطح پر حل کرانے کی پوری کوشش کریں گے۔

رائے کپور فلمز کی 'دیوا' عالمی سطح پر کامیاب! شاہد کپور اسٹارر 20+ ممالک میں Netflix میں سرفہرست ہے

ممبئی: 10/اپریل (ایم ملک) شاہد کپور کی ایکشن تھرلر فلم 'دیوا'، جو جنوری میں سینما گھروں میں ریلیز ہوئی تھی، اب نیٹ فلکس پر دھوم مچا رہی ہے۔تھیٹروں میں شاندار کارکردگی کے بعد، فلم اب OTT پر بھی ناظرین کی پسندیدہ بن گئی ہے۔ 'دیوا' نہ صرف ہندوستان میں ناظرین کے لحاظ سے جیتی ہے بلکہ اسے بین الاقوامی سطح پر بھی زبردست رسپانس مل رہا ہے۔یہ فلم 6 اپریل کو ختم ہونے والے ہفتے میں مسلسل دوسرے ہفتے Netflix کی گلوبل ٹاپ 10 غیر انگریزی فلموں کی فہرست میں رہی، اس عرصے کے دوران اسے 4.5 ملین ویوز ملے۔ اب تک کل 7.3 ملین ویوز کے ساتھ 'دیوا' دنیا بھر کے ناظرین کے دل جیت رہی ہے۔ یہ فلم اس وقت Netflix پر 20 ممالک میں ٹرینڈ کر رہی ہے، جس میں بھارت، پاکستان، بحرین، بنگلہ دیش، قطر، عمان، ماریشس، سری لنکا، اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں، جہاں یہ نمبر 1 پر ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح پوری دنیا کے سامعین اس دھماکہ خیز ایکشن تھرلر کو پسند کر رہے ہیں اور ہر لمحے سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ دیوا' ایک زبردست ایکشن تھرلر فلم ہے جس میں شاہد کپور ایک باغی اور بے باک پولیس افسر کے مرکزی کردار میں نظر آ رہے ہیں۔ کہانی کی شروعات اس کے ایک اعلیٰ داؤ پر لگی تفتیش میں پھنسنے سے ہوتی ہے، جہاں اسے نہ صرف ایک طاقتور نظام کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے بلکہ اپنی ذاتی لڑائیوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔فلم میں پوجا ہیگڑے نے شاہد کپور کے مدمقابل خاتون مرکزی کردار ادا کیا ہے جب کہ پاویل گلاٹی اور کبرا سیت بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ملیالم سینما کے مشہور ہدایت کار روشن اینڈریوز کی ہدایت کاری میں بننے والی یہ فلم زی اسٹوڈیو اور رائے کپور فلمز کے بینر تلے بنائی گئی ہے۔

بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرائیں

ہم اپنے بچے کو اسکول بھیجتے ہیں تو اسکول کا بیگ پیچھے کی طرف ہوتا اور مدرسہ بھیجتے ہیں تو عربی پارہ آگے سینے سے لگا کر رکھتے ہیں۔روشنی کو آگے رکھو گے تو راستہ صاف نظر آئے گا، لیکن اگر روشنی پیچھے ہو تو سایہ تمہیں اندھیروں میں دھکیل دے گا۔ اللہ کی رضا کو اپنی پہلی ترجیح بنالو، دنیا کی فکر چھوڑ دو، کیونکہ حقیقی کامیابی دین کے ساتھ ہے۔ جو دنیا کے پیچھے بھاگے گا وہ تھک جائے گا، مگر جو دین کو اپنائے گا، اسے سکون ملے گا۔آخرت بھی بنے گی۔

ڈاکٹر ممتاز خان
مجگاؤں، ممبئی ۱۰

زندگی کو نیک اعمال سے سجائیں

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ جو زندگی دی ہے، یہ ایک قیمتی امانت ہے۔ اسے نیک اعمال سے سجائیں، کیونکہ یہی آپ کا حقیقی سرمایہ ہے۔ موت کا خوف نہیں، بلکہ اعمال کے حساب کا خوف رکھیں۔ ہر نئی صبح آپ کے لیے امید کی ایک نئی کرن ہے۔کل کے دکھوں کو پیچھے چھوڑ کر، آج کے دن کو اللہ کی نعمت سمجھیں۔زندگی مختصر ہے، اس لیے اس کے ہر لمحے کو عبادت اور محبت سے اپنے رب کو راضی کرنے میں گزاریں۔

آصف پلاسٹک والا
ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱
9323793996

بلوچ کارکن نے حکومت کے خلاف آزادی کی جنگ میں اتحاد اور لچک کا مطالبہ کیا

بلوچستان۔10/اپریل۔ایم این این۔بلوچ آزادی کے حامی رہنما اللہ نذر بلوچ نے بلوچ عوام پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی جاری جدوجہد آزادی میں متحد اور لچکدار رہیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ پاکستانی ریاست بڑھتی ہوئی تحریک کو دبانے میں ناکام رہی ہے۔ اپنے تازہ بیان میں، بلوچ نے کہا کہ بلوچ قومی آزادی کی مسلسل جاری تحریک نے پاکستانی ریاست کو نفسیاتی انتشار میں دھکیل دیا ہے، جس کے اقدامات میں مایوسی کے بڑھتے ہوئے آثار نمایاں ہیں۔ بلوچستان پوسٹ کے مطابق، انہوں نے کہا، ''بلوچ اپنے پیاروں کی لاشیں اٹھا کر لے گئے جب انہوں نے پانی کا مطالبہ کیا، انہوں نے بجلی کے لیے خون بہایا اور کھانا مانگنے پر بدلے میں لاشیں وصول کیں۔ بلوچ نے زور دے کر کہا کہ جبر کے سامنے خاموشی ایک سست نسل کشی کو قبول کرنے کے مترادف ہے۔انہوں نے کہا کہ ماضی کی کوششوں کے برعکس موجودہ جدوجہد نے گزشتہ دو دہائیوں میں طاقت حاصل کی ہے اور اب پہلے سے کہیں زیادہ جامع ہے۔ انہوں نے جبری گمشدگیوں اور اجتماعی قبروں کی طرف بھی اشارہ کیا جو ریاست کے سفاکانہ ہتھکنڈوں کے ثبوت کے طور پر بلوچ عوام کے مصائب کی شدت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بلوچ نے اعلان کیا کہ تمام تر ریاستی دہشت گردی، جبر اور نسل کشی کے باوجود بلوچ قوم نہیں جھکی۔ انہوں نے پاکستانی فوج کے حالیہ دعووں کو مسترد کر دیا کہ اس نے 'کھیل کے اصولوں کو تبدیل کر دیا ہے'، جواب دیتے ہوئے، ''بلوچ بہت پہلے ہی ان قوانین کو دوبارہ لکھ چکے تھے۔''

وقف قانون میں متنازعہ ترمیمات پر
آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی
"وقف بچاؤ مہم"

10 اپریل تا 7 جولائی، 2025

مرکزی حکومت کی جانب سے وقف قانون میں من مانی اور خلاف دستور وخلاف شریعت ترمیمات کر کے حکومت وقف کے انتظام و انصرام کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہتی ہے، نیز ان ترمیمات کے ذریعہ اس نے مسلم اوقاف کو ہڑپنے اور تباہ و برباد کرنے کا گھناؤنا منصوبہ ترتیب دیا ہے۔یہ ترمیمات نہ صرف امتیاز وتفریق پر مبنی ہیں بلکہ دستور ہند کے بنیادی حقوق 25، 14 اور 26 سے بھی متصادم ہیں۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے اس قانون کو سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا ہے اور اس کے خلاف "وقف بچاؤ" کے عنوان سے ایک کل ہند تحریک (آندولن) کا آغاز کیا ہے۔اس تحریک کا پہلا مرحلہ 10 اپریل سے شروع ہوکر 7 جولائی 2025 کو اختتام پذیر ہوگا۔ پہلے مرحلہ میں کئے گئے کام اور ان کے نتائج کا جائزہ لے کر اگلا مرحلے کا اعلان کیا جائے گا۔ دوسرے مرحلے میں مزید اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔ یہ پوری تحریک پرامن دستوری حدود اور قانون کے دائرے میں ہوگی۔اس تحریک میں برادران وطن اور سول سوسائٹی کے لوگوں کو بھی شامل کیا جائے گا۔ یہ تحریک شاہ بانو تحریک (1985) کی طرز پر چلے گی جس کے تحت ہم ہر ریاست، ضلع، شہر اور گاؤں تک پہنچیں گے۔

یاد رکھئے کہ اس تحریک کی کامیابی اسے پرامن اور مستقل مزاجی کے ساتھ مسلسل چلانے میں ہی ہے، تاکہ ایک طرف بی جے پی اور شرپسند عناصر کی جانب سے متنازعہ وقف ترمیمات کی حمایت میں جو بے بنیاد، لغو اور گمراہ کن پروپگنڈا کیا جارہا ہے اس کا سدباب ہو سکے، برادران وطن کے دل و دماغ سے شکوک وشبہات کو دور کیا جاسکے، مسلمانوں کو ان متنازعہ ترمیمات کی قباحتوں اور خباثتوں سے واقف کرایا جاسکے نیز اس مہم کے ذریعہ NDA حکومت پر اتنا دباؤ بنایا جاسکے کہ وہ ان متنازعہ ترمیمات کو واپس لے کر سابقہ قانون کو بحال کردے۔

مہم کے مقاصد

۱۔مسلمانوں کو ان متنازعہ ترمیمات کی خباثتوں، فرقہ پرستوں کے مکروہ عزائم اور ارادوں سے واقف کرانا۔

۲۔برادران وطن کے ذہنوں سے حکومت اور شرپسند عناصر کے گمراہ کن پروپیگنڈے کے نتیجے میں پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو دور کرنا۔

۳۔دیگر مذہبی اکائیوں کو باخبر کرنا کہ اگلا نمبر آپ کی اوقافی املاک کا ہوسکتا ہے۔لہٰذا مل جل کر اپنے بزرگوں کے ذریعہ کئے گئے عطیات کی حفاظت کے لئے جدوجہد کی جائے۔

۴۔ملک کے دستور کے ساتھ کھلواڑ اور مذہبی اکائیوں کو حاصل بنیادی حقوق کو پامال کرنے کی اس سازش کو عدالت کے ذریعہ روکنا۔

۵۔مذکورہ بالا اقدامات اور میڈیا کے مثبت اور ایجابی استعمال کے ذریعہ رائے عامہ کی اس حد تک تربیت کرنا کہ وہ اس مکروہ اور ناپاک سازش کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔

۶۔ان تمام کوششوں اور اقدامات کے ذریعہ ملک میں ایک ایسی عوامی تحریک کھڑی کرنا کہ حکومت ان ظالمانہ ترمیمات کو واپس لینے پر مجبور ہوجائے۔

مہم کا روڈ میپ

1۔تحفظ اوقاف کارواں:

متنازعہ وقف قانون کی قباحتوں سے اہل ملک کو واقف کرانے اور اس کے خلاف رائے عامہ بیدار کرنے کی غرض سے "تحفظ اوقاف کارواں" نکالا جائے گا۔جس کا آغاز دہلی سے ہوگا۔اس کا پہلا اجلاس انشاء اللہ دہلی کے تالکٹورا اسٹیڈیم میں 22 اپریل کو ہوگا اور انشاء اللہ اختتام دہلی کے رام لیلا میدان 7 جولائی میں ہوگا۔اس کارواں میں ذمہ داران بورڈ، اہم دینی وملی تنظیموں کے رہنما اور برادران وطن کی اہم شخصیات شامل ہوں گی۔جس شہر سے یہ کارواں گزرے گا، وہاں ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا جائے گا، برادران وطن کے لئے علیحدہ سے نشستیں رکھی جائیں گی اور پریس کانفرنس کا بھی اہتمام ہوگا۔

2۔ریاستی سطحوں پر پرامن دھرنوں کا اہتمام:

حالات کو پیش نظر رکھ کر ریاست کی راجدھانی یا کسی بڑے شہر میں کسی مناسب مقام پر ریاستی سطح کی مسلم قیادت دھرنا اور گرفتاری دے گی۔

3۔"ہفتہ تحفظ اوقاف"

11 اپریل (بروز جمعہ) سے 18 اپریل (بروز جمعہ) "تحفظ اوقاف ہفتہ" منایا جائے گا۔جس کے تحت مختلف سرگرمیاں انجام دی جائیں گی، جیسے جمعہ کی نماز سے قبل مساجد میں خطابات، کارنر میٹنگس، کسی مناسب مقام پر ہیومن چین کا انعقاد، برادران وطن کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل میٹنگس کا اہتمام وغیرہ۔جن ریاستوں میں حالات سازگار نہ ہوں وہاں سڑکوں پر ریلیاں وغیرہ نکالنے سے پرہیز کیا جائے گا۔

4۔بتی گل تحریک:

30 اپریل کو رات 9 بجے تمام لوگوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ آدھ گھنٹے کے لئے بطور احتجاج اپنے گھر، فیکٹری اور آفس کی لائٹ بند کردیں اور اپنا خاموش احتجاج درج کرائیں۔

5۔ضلعی سطح پر دھرنوں کا اہتمام:

ہر ریاست کے اہم ضلعی ہیڈ کوارٹرس پر بہ شرط یہ کہ حالات پرامن ہوں احتجاجی دھرنوں کا اہتمام کیا جائے گا۔کن اضلاع میں دھرنا دیا جائے گا اس کا فیصلہ ریاستی کنوینرس کریں گے ان دھرنوں کے بعد صدر جمہوریہ کو ڈی ایم کے توسط سے میمورنڈم بھیجا جائے گا۔کوشش کی جائے گی کہ ان دھرنوں میں برادران وطن کی بھرپور شرکت ہو۔ان دھرنوں میں شرکاء کے ہاتھوں میں پلے کارڈس ہوں گے جس میں مطالبہ کیا جائے گا کہ متنازعہ وقف ترمیمات واپس لی جائیں۔

6۔بڑے شہروں میں پریس کانفرنسوں کا انعقاد:

ملک کے 50 بڑے شہروں میں کل جماعتی پریس کانفرنسوں کا اہتمام کیا جائے گا البتہ پریس بیان کا مسودہ، انگریزی، اردو اور ہندی میں بورڈ کی جانب سے فراہم کیا جائے گا۔یہ شہر درج ذیل ہوں گے۔

دہلی، لکھنؤ، کانپور، مرادآباد، الہ آباد، جے پور، جودھپور، سیکر، احمد آباد، بروڈہ، مالیرکوٹلہ، امرتسر، سری نگر، بھوپال، رائے پور، رانچی، پٹنہ، مظفرنگر، گیا، اررریہ، ممبئی، اورنگ آباد، ناگپور، ناندیڑ، اکولہ، جل گاؤں، حیدرآباد، کریم نگر، نظام آباد، وجے واڑہ، کرنول، وشاکھاپٹنم، بنگلور، گلبرگہ، منگلورو، میسور، ہبلی، دھارواڑ، تنکور، چنئی، ویلور، کوئمبٹور، کالی کٹ، تریشور، کوچین، تھیرووندر پورم، کلکتہ، مالدہ، مرشدآباد، گوہاٹی، سلچر، بدرپور

7۔برادران وطن کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل میٹنگوں کا انعقاد:

بڑے شہروں میں برادران وطن کے ساتھ راؤنڈ ٹیبل میٹنگوں کا انعقاد کیا جائے گا تاکہ حکومت اور فرقہ پرستوں کی طرف سے وقف املاک، وقف بورڈ اور وقف ٹربیونل کے متعلق زہریلے پروپیگنڈے کے ذریعے جو غلط فہمیاں پیدا کی گئی ہیں ان کا ازالہ ہوسکے اور ان کے ذہنوں کو صاف کیا جاسکے۔

8۔پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا کا استعمال:

اس مہم کے دوران میڈیا کا بھرپور استعمال کیا جائے گا۔پرنٹ میڈیا پر انگریزی، ہندی اور اردو زبان کے علاوہ علاقائی زبانوں میں وقف ترمیمات کے ذریعہ، وقف قانون کے ساتھ جو چھیڑ چھاڑ کی گئی، اس سے اوقافی املاک اور وقف بورڈوں وسینٹرل وقف کونسل کی کارکردگی پر جو مضر اثرات پڑیں گے، انھیں واضح کیا جائے گا۔سوشل میڈیا، فیس بک، وھاٹس ایپ، انسٹاگرام اور ایکس (X) کا بھرپور استعمال کیا جائے۔اس درمیان ایکس پر ہیش ٹیگ کمپین بھی چلائی جائے گی اور اس کی بھرپور تشہیر کی جائے گی۔مذکورہ تمام کاموں کو بورڈ کی جانب سے متعین کردہ ٹیم انجام دے گی۔

9۔خواتین کے ذریعہ مہم:

کوشش کی جائے گی کہ مذکورہ بالا تمام پروگراموں میں خواتین کی بھرپور شمولیت ہو۔خواتین کی جانب سے متوازی پروگرامس بھی منعقد کئے جائیں گے۔جس کی نگرانی بورڈ کی ویمنس ونگ کرے گی۔ جہاں ضرورت ہوگی وہاں ویمنس ونگ کی جانب سے پریس کانفرنسوں کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔

10۔دوسرے مذہبی اوقاف کے منتظمین کے ساتھ نشست:

دوسری مذاہب جیسے ہندو، سکھ، عیسائی، جین اور بودھوں کے اوقاف کے منتظمین کے ساتھ میٹنگیں کی جائیں گی اور انھیں ہم خیال بنا کر ہندوستان کی تمام مذاہب کے اوقاف کی حفاظت کے لئے ایک ہمہ گیر منصوبہ اور پروگرام بنا کر اس پر عمل کیا جائے گا۔

11۔رام لیلا میدان دہلی میں پروگرام:

پہلے مرحلہ (Phase) کا اختتامی پروگرام دہلی کے رام لیلا میدان میں ایک جلسہ عام کی شکل میں ہوگا۔اس پروگرام میں بڑی تعداد میں لوگوں کو شریک کیا جائے گا۔مسلمانوں کی تمام دینی و ملی جماعتیں اور تمام مکاتیب فکر کے ساتھ کوشش کی جائے گی کہ تمام اہم سیکولر سیاسی جماعتوں کے سربراہان اور ارکان پارلیمنٹ بالخصوص جے پی سی میں موجود اپوزیشن پارٹیوں کے نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔اس کے علاوہ دیگر مذاہب کی اہم شخصیات، اقلیتی رہنما، سول سوسائٹی کے اہم افراد، دلت، آدی باسی، اوبی سی رہنما اور انصاف پسند اہم افراد کو بطور خاص اس میں مدعو کیا جائے گا۔

اہم ہدایات

1. کوشش کی جائے گی کہ شاہ بانو مقدمہ پر سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد جس طرح ملک گیر تحریک چلائی گئی تھی، انہی خطوط پر اس بار بھی حالات کی رعایت کرتے ہوئے ہر شہر، محلے اور مساجد میں پروگرام منعقد کئے جائیں گے۔
2. یہاں یہ بات بطور خاص واضح کرنی ہے کہ ہمارا احتجاج حکومت کے خلاف ہے نہ کہ کسی قوم اور طبقے کے خلاف۔اس لئے احتجاجی پروگراموں کا فوکس متنازعہ وقف ترمیمات اور اس کے ذریعہ وقف قانون کو پہنچنے والے نقصان پر ہی رہے گا۔تمام بڑے اجلاسوں میں برادران وطن کے انصاف پسند افراد کو ضرور مدعو کیا جائے۔
3. احتجاجی جلسوں کے دوران متعین نعرے، مہذب انداز میں لگائے جائیں گے اور کوئی اشتعال انگیز نعرہ نہیں لگے گا۔
4. ان ریاستوں میں جہاں کے حالات ناسازگار یا مخدوش ہوں، سڑکوں پر کوئی ریلی یا جلوس نہیں نکالا جائے گا۔صرف ہیومن چین بنائی جائے گی جس میں عوام کے ہاتھوں میں پلے کارڈس ہوں گے۔
5. مسلم پرسنل لا بورڈ تمام ریاستوں کے لئے ایک منتظمہ کمیٹی تشکیل دے گا اور اس کا ایک کنوینر متعین کرے گا۔کنوینر کی ہدایت کے مطابق ہی تمام پروگرامس انجام دئے جائیں گے۔البتہ علاقائی اور مقامی سطح پر دیگر دینی وملی تنظیمیں بھی اپنے طور پر پروگرام رکھ سکتی ہیں، اس احتیاط کے ساتھ کہ تاریخوں میں کوئی تصادم نہ ہو۔

▪مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
صدر، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

▪مولانا محمد فضل الرحیم مجددی
جنرل سکریٹری، مسلم پرسنل لا بورڈ

▪ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس
کنوینر مجلس عمل برائے اوقاف
(M: 9811828444)

مرکزی انتظامیہ کمیٹی:
مولانا سید بلال عبدالحئی حسنی، مولانا عمرین محفوظ رحمانی، مولانا یاسین علی عثمانی، مولانا معصوم ثاقب، جناب ملک معتصم خان، مولانا نیاز احمد فاروقی، مولانا شیث تیمی، مولانا جلال حیدر نقوی

ضلع کے مریضوں کو بہترین صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں گی

پربھنی کی نگراں وزیر میگھنا بورڈیکر-ساکورے کا تین روزہ کیمپ سے خطاب

پربھنی10 اپریل (ورق تازہ نیوز) ضلع کے تمام شہریوں کی صحت کو مضبوط رکھنے کے لیے عوامی صحت کا محکمہ ہمیشہ تیار ہے اور مریضوں کو بہترین صحت کی سہولیات فراہم کی جائے گی، یہ یقین دہانی ریاست کی عوامی صحت اور خاندانی بہبود کی وزیر اور ضلع کی نگراں وزیر میگھنا بورڈیکر-ساکورے نے آج سیلو میں دی۔ تین روزہ خدمت سنکلپ کیمپ کے اختتام کے موقع پر وہ اسٹیج سے خطاب کر رہی تھیں۔ اس موقع پر سب ڈویژنل افسر سنگیتا سانپ، سرکاری کالج کے ڈین ڈاکٹر سدانند بھیسے، ایگزیکٹو ڈائریکٹر مہاویترن (پروجیکٹ) دھنجے اوڈھیکر، ناندیڑ ڈویژن کے چیف انجینئر راجارام مانے، ضلع سرجن ڈاکٹر ناگیش لکھماوار، ضلع صحت افسر ڈاکٹر راہول گیتے، رہائشی میڈیکل افسر ڈاکٹر کلیان قدم وغیرہ موجود تھے۔ حکومت کی عوامی بہبود کی اسکیموں کا فائدہ نچلی سطح کے لوگوں تک پہنچانے کے لیے اور سرکاری محکموں کو زیادہ عوامی بنانے کے لیے 8 سے 10 اپریل 2025 کے دوران خدمت سنکلپ کیمپ کا انعقاد سیلو کے نوتن کالج کے میدان میں کیا گیا تھا۔ موجودہ صورتحال میں اس خدمت سنکلپ کیمپ میں تقریباً چھ ہزار مریضوں نے رجسٹریشن کرایا ہے اور یہاں آنے والے ہر مریض کی بیماری کی تشخیص کر کے ان کا علاج کیا جائے گا۔ بیماری کی تشخیص کرتے وقت کوئی بھی مریض صحت کی خدمات سے محروم نہیں رہے گا۔ موتیا بند اور کینسر کی تشخیص بروقت کرائی جائے۔ اس کے لیے بروقت ابتدائی جانچ کرائی جائے۔ سب کو تمباکو سے متعلق اشیا کا استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے، یہ اپیل کرتے ہوئے نگراں وزیر محترمہ بورڈیکر نے کہا کہ مریضوں نے کینسر کی بروقت جانچ، تشخیص اور علاج کرایا تو تمام شہری مضبوط رہیں گے، کوئی بھی جانی نقصان نہیں ہوگا۔ اسے روکا جا سکتا ہے، اس کے لیے ہم سب کام کریں گے، یہ اپیل بھی انہوں نے اس موقع پر کی۔ ضلع میں مریضوں کو ڈائیلاسس سینٹر کے ذریعے تمام جدید صحت کی سہولیات فراہم کی جائیں گی اور اس کے لیے عوامی صحت کے محکمہ کے تمام مراکز پر ڈاکٹر، نرسیں، صحت کے کارکنان بہترین خدمات فراہم کریں گے۔ بوری اور جنتور کے 30 بستروں کے اسپتال کو 100 بستروں کا اسپتال بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی طرح ضلع سرکاری میڈیکل کالج کی عمارت کا جلد ہی وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کے ہاتھوں افتتاح کیا جائے گا اور یہاں کینسر اسپتال شروع کرنے کا ارادہ بھی نگراں وزیر نے ظاہر کیا۔ اس موقع پر نگراں وزیر میگھنا بورڈیکر-ساکورے نے خدمت سنکلپ کیمپ کے مقام پر مختلف اسٹالز کا دورہ کیا۔ اسی طرح صحت کیمپ کے مقام پر جا کر مریضوں سے ملاقات کی۔ اسی طرح نگراں وزیر میگھنا بورڈیکر-ساکورے کی سالگرہ کے موقع پر انہیں مبارکباد دینے کے لیے عہدیداروں اور شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

ریاست میں ناندیڑ ضلع کی پنچایت ترقیاتی اشاریہ میں بہترین کارکردگی

۵۲ میں سے ۹ گرام پنچایتیں ناندیڑ کی

ناندیڑ:10 اپریل (ورق تازہ نیوز) دہلی میں بھارت سرکار کی پنچایت راج وزارت کی جانب سے ۲۳-۲۰۲۲ کے سال کے لیے جاری کردہ پنچایت ایڈوانسمنٹ انڈیکس (PAI) میں ناندیڑ ضلع نے قابل فخر کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ریاست بھر میں پہلی ۵۲ گرام پنچایتوں کی فہرست میں ناندیڑ ضلع کی ۹ گرام پنچایتیں شامل ہیں، اور ہمایت نگر تعلقہ کی جوالگاؤں گرام پنچایت نے ۱۲.۰۸ پوائنٹس کے ساتھ ریاست میں اولین مقام حاصل کیا ہے۔ اس کامیابی کے حصول کے لیے پنچایت ترقیاتی اشاریہ کے لیے ۶۱ محکموں کے ذریعے جمع کردہ ابتدائی ڈیٹا کو گرام سبھا کے ذریعے تصدیق کیا گیا۔ پھر اسے تعلقہ، ضلع اور ریاستی سطح پر جانچنے کے بعد وزارت کو حتمی طور پر بھیجا گیا۔ اس پورے عمل میں گروپ افسران، ڈویژنل نوڈل افسران، اور گرام سیوک نے اہم کردار ادا کیا۔ ضلع کی کامیاب گرام پنچایتوں میں ہمایت نگر تعلقہ کی جوالگاؤں، پلسپور، کھڑکی (بازار)، ویراسانی، ایلگھری، پارڈی (ج)، بھوکر تعلقہ کی ناروٹ اور ماہور تعلقہ کی لانجی اور تلسی شامل ہیں۔ اس کامیابی میں سابقہ چیف ایگزیکٹو آفیسر مینل کرنوال کی قیادت مؤثر ثابت ہوئی، جبکہ موجودہ چیف ایگزیکٹو آفیسر میگھناتھ کاولی نے بھی اس سلسلے کو آگے بڑھایا ہے۔ ضلع کلکٹر اور سینٹرلائزیشن کمیٹی کے صدر، ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر اور تصدیق کمیٹی کی سیکریٹری منجوشا کاپسے، نریگا ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر امیت راٹھوڑ، PDI ٹریز اور اسسٹنٹ اسٹیٹ کوآرڈینیٹر مدھوکر مورے، ضلع پریشد ناندیڑ کے افسران سچن سونونے اور جگناتھ منڈکر، گرام ترقیاتی افسر شیلندر وڈجکر کا بھی اس کامیابی میں نمایاں کردار رہا۔ اس شاندار کارکردگی پر یشدٔ کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر ملیناتھ کلشیٹی نے سب کا مبارکباد پیش کیا ہے۔

سیاہ پٹی باندھنا صرف علامت نہیں، ملت کے شعور کی گواہی ہے

سیاہ پٹی باندھنا صرف علامت نہیں، ملت کے شعور کی گواہی ہے

آج نمازِ جمعہ میں اس گواہی کا حصہ بنیے: مسلم نمائندہ کونسل

اورنگ آباد: (راست) کل جماعتی وفاق مہاراشٹر ومسلم نمائندہ کونسل، اورنگ آباد، نے موجودہ مرکزی حکومت کی جانب سے پیش کردہ وقف ترمیمی قانون کو ایک منصوبہ بند سازش اور ملت اسلامیہ کی دینی خودمختاری پر کھلا حملہ قرار دیا ہے۔ یہ قانون نہ صرف ہمارے مذہبی تشخص کو مجروح کرتا ہے بلکہ ہمارے آباواجداد کی دی ہوئی امانتوں و وقف جائیدادوں پر بھی شب خون کے مترادف ہے۔ کونسل نے اپنے بیان میں کہا کہ "یہ وہی اوقاف ہیں جو ہمارے بزرگوں نے اللہ کی رضا، دین کی خدمت اور امت کی فلاح کے لیے اپنے خون پسینے کی کمائی سے وقف کی تھیں۔ آج انہی متبرک جائیدادوں کو قانونی ترامیم کے ذریعے ہم سے چھیننے کی کوششیں کی جا رہی ہے۔" اسی پس منظر میں، کونسل امتِ مسلمہ، بالخصوص علماء، ائمہ کرام اور عوام الناس سے دردمندانہ اپیل کرتی ہے کہ

"آنے والے جمعہ کو نماز جمعہ کے دوران سیاہ پٹیاں باندھ کر پرامن احتجاج ریکارڈ کرائیں، اور اپنی ایمانی حمیت کا مظاہرہ کریں۔" مزید براں، ائمہ کرام سے ادباً و مؤدبانہ گزارش ہے کہ "جمعہ کے خطبات میں وقف کے تقدس، اس کی شرعی اہمیت اور اس ترمیمی قانون کی سنگینی پر واضح روشنی ڈالیں، تاکہ قوم شعور کے ساتھ اس ظالمانہ قانون کے خلاف اٹھ کھڑے ہو۔" یہ اپیل کل جماعتی وفاق مہاراشٹر ومسلم نمائندہ کونسل کی جانب سے کی جارہی ہے۔

اے ٹی ایم کمیٹی کے عید ملاپ پروگرام کا انعقاد

بھائی چارہ وقومی یکجہتی کا خوبصورت منظر

ناندیڑ:10 اپریل (نامہ نگار) اے ٹی ایم کمیٹی ناندیڑ کی جانب سے ہر سال کی طرح اس سال بھی عیدالفطر کے پرمسرت موقع پر منیار گلی، ناندیڑ میں ایک شاندار عید ملاپ پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس پروگرام کا مقصد معاشرے میں بھائی چارے، قومی یکجہتی اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا تھا۔ پروگرام کی خاص بات یہ رہی کہ اس میں تمام مذاہب، برادریوں اور سماجی طبقوں سے وابستہ معزز شہریوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ عید کی خوشی کو سب کے ساتھ بانٹنے کے جذبے کے تحت روایتی شیر خورمہ کا خصوصی نظم کیا گیا، جس نے پروگرام کو مزید خوشگوار بنایا۔ اس موقع پر شہر کی معروف مذہبی، سیاسی، سماجی وانتظامی شخصیات نے شرکت کی جن میں حضرت مفتی

احمد صاحب (امام وخطیب مسجد قریشیہ، ناندیڑ)، رام راو? بونڈھار کر پاٹل، آنند بونڈھار کر کے بھائی، دلیپ سنگھ ٹھاکر، پولیس انسپکٹر سنجے شندے (اتوارہ)، اے ٹی ایس ناندیڑ کے پولیس انسپکٹر رماکانت پانچال، اتوارہ پولیس اسٹیشن کے اے پی آئی چوہان صاحب، پنڈھری پاٹل تڑکے، شیوسینا شندے گروپ کے جنوب شہر صدر ذرگیش یادو، سچن پوار، مونو سوریہ ونشی، سائی پاٹل، سابق کارپوریٹر سریش ہنگر، صابر چاوش، عبدالحفیظ، سید شیر علی، مجیب جاگیردار، فاروق بدویل، عبدالرحیم احمد خان، مسعود احمد خان، اسحق تنبولی، اکبر پٹھان، جماعت اسلامی ہند سے ابرار دیشمکھ اور نصیرالدین فاروقی، ایڈوکیٹ تہور خان، ایڈوکیٹ ضمیر پٹھان، منا کھوکے والے، جاوید بھائی جے ڈی، مخدوم بھائی، خورشید بھائی، فہیم سیٹھ، نورسر، مشتاق بھائی ودیگر قابلِ ذکر ہیں۔ پروگرام میں موجود معززین نے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی اور ملک میں آپسی بھائی چارہ، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور امن وامان کی فضا قائم رکھنے کی ضرورت پر زور دیا۔ عوامی سطح پر اس عید ملاپ تقریب کو کافی پذیرائی حاصل ہوئی اور شرکاء نے اے ٹی ایم کمیٹی کی اس کوشش کو سراہا کہ وہ ہر سال اس خوبصورت روایت کو برقرار رکھتے ہوئے مختلف مذاہب و برادریوں کو ایک پلیٹ فارم پر لاکر بھائی چارے کا پیغام دیتے ہیں۔ پروگرام کا اختتام دعائیہ کلمات کے ساتھ ہوا۔

مزدور چھاپ بیڑی انڈسٹری کو بند کرنے کا انتظامی فیصلہ

مزدور رہنما کامریڈ ناگاپورکر کی سخت مخالفت

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ کے صنعتی شعبے میں کبھی ہزاروں خواتین مزدوروں کو روزگار فراہم کرنے والی مزدور چھاپ بیڑی انڈسٹری اگست سے بند ہونے والی ہے۔ اس سلسلے میں انتظامیہ نے معاون لیبر کمشنر اور انڈسٹریل ورکرز یونین کو نوٹس دی ہے۔ مزدور رہنما ایڈووکیٹ کامریڈ پردیپ ناگاپورکر نے الزام لگایا ہے کہ مرکزی حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے بیڑی انڈسٹری کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ ناندیڑ شہر کو نظام دور میں مرہٹواڑہ کی صنعتی راجدھانی** سمجھا جاتا تھا۔ یہاں **ٹیکسٹائل انڈسٹری** بڑی تعداد میں موجود تھی۔ چونکہ یہ ضلع کپاس پیدا کرنے والا تھا، لہٰذا جننگ سے لے کر کپڑا بنانے اور اس کی پروسیسنگ تک کے صنعتیں کامیابی کے ساتھ چلتی تھیں۔ ان صنعتوں سے ہزاروں مزدوروں کو روزگار ملتا تھا تاہم مشینوں کے دور میں ان صنعتوں کی جدید کاری نہ ہونے کی وجہ سے ایک کے بعد ایک صنعتیں بند ہو گئیں۔ ناندیڑ کی عثمان شاہی مل (ناندیڑ ٹیکسٹائل مل)، ٹیکس کام، سوت گرنی، سیرامک، کھاد فیکٹری، رنگ فیکٹری جیسے بڑے صنعتی ادارے ختم ہو چکے ہیں۔ موجودہ وقت میں **سینکڑوں خواتین مزدوروں کو گھریلو بیڑی بنانے کے ذریعے روزگار ملتا تھا۔ 1953 میں صنعت کارکشن وینکیا گورنتیال نے مزدور بیڑی انڈسٹری کی بنیاد ناندیڑ میں رکھی۔ اس کے ذریعے آج تک سینکڑوں مزدوروں اور ملازمین کو محفوظ روزگار حاصل ہوا تھا۔ 9 اپریل کو مزدور بیڑی انڈسٹری نے معاون لیبر کمشنر اور انڈسٹریل ورکرز یونین کے صدر کو ایک خط بھیجا۔ اس خط میں کہا گیا کہ گزشتہ 7-8 سالوں سے بیڑی بنانے کے خام مال کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، مرکزی حکومت نے بیڑی کی پیداوار پر 28 فیصد جی ایس ٹی عائد کر دی ہے، جس کی وجہ سے بیڑی کے نرخ بڑھنے سے اس کی فروخت کم ہو رہی ہے۔ نتیجتاً مزدور چھاپ بیڑی انڈسٹری پر 5 کروڑ کا مالی بوجھ بڑھ گیا ہے، اور کمپنی کو چلانا مشکل ہو گیا ہے اس لیے انتظامیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ کمپنی یکم اگست سے بند کر دی جائے گی، اور یہ اطلاع خط کے ذریعے دی گئی ہے۔

اولمپک میں کرکٹ کی ہوئی انٹری، 6 ٹیموں کو شامل کرنے کا فیصلہ

ٹی-20 فارمیٹ میں کھیلے جائیں گے میچ

ممبئی:10 /اپریل (ایجنسیز) کرکٹ کے شیدائیوں کے لیے ایک بڑی خوشخبری انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (آئی او سی) نے دی ہے۔ اولمپک میں کرکٹ کو شامل کرنے سے متعلق تبادلہ خیال کافی وقت سے چل رہا تھا اور کئی مراحل کی گفتگو کے بعد اب آخر کار ممبئی میں ہوئے آئی او سی کے 141 ویں اجلاس میں کرکٹ کو آفیشیل طور پر انٹری مل گئی ہے۔ کرکٹ کو 2028 کے لاس اینجلز اولمپک میں شامل کرنے کو منظوری دی گئی ہے۔ یعنی 128 سال بعد اولمپک میں کرکٹ کی واپسی ہونے جا رہی ہے۔ آخری مرتبہ 1900 کے ایڈیشن میں اولمپک میں کرکٹ کھیلا گیا تھا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ صرف 6 ٹیموں کو ہی لاس اینجلز اولمپکس میں انٹری دینے کا فیصلہ ہوا ہے۔ ایسے میں یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ کون سی 6 ٹیمیں اولمپک میں حصہ لے پائیں گی۔ اس وقت انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) میں 12 فل ممبر ممالک ہیں، جبکہ 94 ایسوسی ایٹ ممالک شامل ہیں۔ آئی او سی کی میٹنگوں میں فیصلہ لیا گیا ہے کہ اولمپکس 2028 میں مرد اور خاتون زمرہ کی 6-6 ٹیمیں شامل کی جائیں گی، جنھیں ٹی-20 فارمیٹ میں میڈل کے لیے مقابلہ کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ دونوں زمروں میں 90-90 ایتھلیٹس کے کوٹہ کی بھی منظوری ملی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر ٹیم اولمپک کے لیے 15 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر سکتی ہے۔ میڈیا رپورٹس میں بتایا جا رہا ہے کہ آئی او سی نے پہلے ہی آئی سی سی سے کہہ دیا تھا کہ ٹورنامنٹ میں کرکٹ کا معیار اعلیٰ ہونا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ آئی سی سی نے دنیا کی سب سے بہترین 6-6 ٹیموں کو شامل کرنے کی تجویز آئی او سی کے سامنے پیش کی تھی۔ فی الحال یہ طے نہیں کیا گیا ہے کہ ٹیموں کے کوالیفکیشن کا ضابطہ کیا ہوگا۔ حالانکہ ایسی خبریں ضرور ہیں کہ میزبان ہونے کی وجہ سے امریکہ کی ٹیم کو براہ راست انٹری مل سکتی ہے۔ باقی بچی 5 ٹیموں کے لیے آئی سی سی کی رینکنگ کو بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔ یعنی آئی سی سی کی ٹاپ-5 ٹیمیں اولمپک میں شامل ہو سکتی ہیں۔ اس کے لیے ایک کٹ آف تاریخ بھی طے کیا جا سکتا ہے۔

آئی پی ایل 2025: چنئی نے پھر سے دھونی کو بنایا ٹیم کا کپتان

چنئی سپر کنگز کے لیے ا?ئی پی ایل 2025 ابھی تک اچھا نہیں گزرا ہے۔ 5 میچوں میں محض ایک فتح نصیب ہوئی ہے، اور اب کپتان ریتوراج گائیکواڑ زخمی ہو کر پورے ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ چنئی کو یہ جھٹکا کولکاتا نائٹ رائیڈرس کے خلاف مقابلے سے عین قبل لگا ہے۔ ریتوراج کی جگہ اب مہندر سنگھ دھونی کو چنئی کی قیادت سونپی گئی ہے۔ چنئی اور کولکاتا کے درمیان مقابلہ 11 اپریل کو کھیلا جائے گا۔ اس کے لیے دونوں ٹیمیں تیاریاں کر رہی ہیں۔ اب جبکہ چنئی کے کپتان ریتوراج کہنی کی چوٹ کے سبب ٹورنامنٹ سے باہر ہو چکے ہیں، تو ٹیم کا بیلنس بنانا ٹیم کے لیے دردِ سر ہو سکتا ہے۔ ریتوراج کے ٹورنامنٹ سے باہر ہونے کی تصدیق ٹیم کے کوچ اسٹیفن فلیمنگ نے بھی کر دی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ریتوراج کی جگہ اب دھونی ٹیم کی قیادت کرتے نظرا? ئیں گے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب چنئی سپر کنگز نے ٹورنامنٹ کے درمیان کپتان بدل کر سبھی کو حیران کیا ہے۔

آئی پی ایل 2025: جیتا ہوا میچ ہار گئی بنگلورو، دہلی فتحیاب

بنگلورو: رائل چیلنجرس بنگلورو کو لگاتار دوسری بار اپنے گھر میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ آئی پی ایل 2025 کے اپنے پانچویں میچ میں بنگلورو کو دہلی کیپٹلز کے ہاتھوں 6 وکٹ سے شکست ملی۔ ایم چناسوامی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلے میں بنگلورو کی ٹیم ایک بار پھر پہلے بلے بازی کرتے ہوئے فلاپ ثابت ہوئی اور صرف 163 رن ہی بنا سکی۔ کلدیپ یادو اور وپراج نگم کی اسپن جوڑی نے اس میں اہم کردار نبھایا۔ اس کے بعد جب دہلی کی بلے بازی آئی تو کے ایل راہل نے لگاتار دوسری نصف سنچری لگا کر ٹیم کو جیت دلائی۔ آج کھیلے گئے اس مقابلے میں بنگلورو کو ٹاس ہارنے کے بعد پہلے بلے بازی کرنی پڑی۔ اس سے قبل گجرات ٹائٹنس کے خلاف بھی ٹیم کو پہلے بلے بازی کرتے ہوئے شکست ملی تھی۔ اس بار بھی وہی کہانی دیکھنے کو ملی۔ حالانکہ اس بار ٹیم کی شروعات اچھی رہی تھی اور فل سالٹ نے آتے ہی طوفانی بلے بازی کرتے ہوئے دہلی کو بیک فٹ پر دھکیل دیا تھا۔ مچیل اسٹارک کے ایک اوور میں تو 30 رن بھی بٹورے گئے تھے۔ لیکن چوتھے اوور نے حالات بالکل بدل دیے۔ سالٹ اور کوہلی کے درمیان ایک غلط فہمی کے سبب سالٹ رن آو?ٹ ہو گئے، اور یہیں سے بنگلورو کو ایک ایک رن کے لیے جدوجہد کرنی پڑی۔ وکٹ گرنے کا بھی سلسلہ چل پڑا جس نے حالات کو مزید مشکل بنا دیا۔ دہلی کے گیند باز وپراج نگم، مکیش کمار اور کلدیپ یادو نے درمیان کے اوورس میں بنگلورو کے بلے بازوں پر لگام لگا دی۔ یہاں تک کہ کپتان رجت پاٹیدار اور جتیش شرما بھی اس بار کوئی کمال نہیں کر سکے۔ آخر میں ٹم ڈیوڈ نے محض 20 گیندوں میں تیزی کے ساتھ ناٹ آو?ٹ 37 رن بنا کر کسی طرح ٹیم کا اسکور 163 رنوں تک پہنچا دیا۔ دہلی کے لیے 164 رنوں کا ہدف بہت مشکل نہیں تھا، لیکن اس کی شروعات انتہائی خراب رہی۔ پانچویں اوور تک ہی ٹیم نے 3 وکٹ گنوا دیے تھے، اور پھر 58 رن پر چوتھا وکٹ بھی گر گیا۔ یہ وہ وقت تھا جب بنگلورو کو اپنی جیت نظر آنے لگی تھی، لیکن کے ایل راہل نے اپنے گھریلو میدان پر بہت سمجھداری سے کھیلنا شروع کیا۔ انھیں ٹرسٹن اسٹبس کا بھرپور ساتھ ملا اور ان دونوں کھلاڑیوں کی ناٹ آو?ٹ شراکت داری نے ٹیم کو جیت دلا کر ہی دم لیا۔ کے ایل راہل نے شروع میں سنبھل کر کھیلا، لیکن آخر کے کچھ اوورس میں اچانک طوفانی انداز اختیار کر لیا۔ انھوں نے 53 گیندوں پر 6 چھکوں اور 7 چوکوں کی مدد سے ناٹ آو?ٹ 93 رن بنائے۔ اسٹبس نے 23 گیندوں پر ایک چھکا اور 4 چوکوں کی مدد سے ناٹ آو?ٹ 38 رنوں کا تعاون کیا۔

ٹی سی گم گئی

میری شاکر حسین ولد ذاکر حسین ناندیڑ کے نام کی دسویں جماعت ناکام کی مدینتہ ہائی اسکول ناندیڑ کی ٹی سی چوک سے دیگلور ناکہ تک آٹو رکشہ میں سفر کے دوران کہیں گم ہو گئی ہے۔ جس کسی صاحب کو ٹی سی ملے وہ حسب ذیل پتہ پر لا کر دیں مناسب انعام سے نوانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

شاکر حسین ولد ذاکر حسین

چھوٹی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ

محکمہ عوامی تعمیرات کی تجویز مسترد کی جائے: سنیل مانے

ممبئی: محکمہ عوامی تعمیرات کے افسران دیگر سرکاری محکموں اور مقامی خودمختار اداروں کی عمارتوں، فلائی اوورز اور سڑکوں کے منصوبوں سے حاصل ہونے والی 50 فیصد رقم آپس میں تقسیم کر رہے ہیں۔ ان افسران نے یہ رقم باقاعدہ طور پر حاصل کرنے کے لیے حکومت کو ایک سرکاری فیصلہ منظور کرنے کی تجویز دی ہے۔ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کے ترجمان سنیل مانے نے اس تجویز کو مسترد کرنے اور رقم سرکاری خزانے میں جمع کرانے کا مطالبہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس اور نائب وزیر اعلیٰ و وزیر خزانہ اجیت پوار سے کیا ہے۔ اس مطالبے کے تحت ایک تفصیلی خط ای میل کے ذریعے بھیجا گیا ہے۔ سنیل مانے نے گفتگو کے دوران کہا کہ انہوں نے ثبوتوں کے ساتھ یہ واضح کیا ہے کہ محکمہ عوامی تعمیرات کے افسران سرکاری منصوبوں سے غیر قانونی طور پر رقم وصول کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کن کن افسران کا کتنا حصہ ہے، اس کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ مزید یہ کہ محکمہ آبی ذخائر اور محکمہ فنی تعلیم میں بھی اسی طرز پر رقومات کی تقسیم کی جا رہی ہے۔ مانے نے نشاندہی کی کہ عوامی تعمیرات محکمے کی جانب سے اس تقسیم کو قانونی شکل دینے کے لیے مالیات محکمے کو تجویز بھیجی گئی ہے، حالانکہ آڈیٹر جنرل (ناگپور) کی طرف سے اس پر پہلے ہی اعتراض درج کیا جا چکا ہے۔ اس کے باوجود ایسی تجویز کا بھیجا جانا قطعی نامناسب عمل ہے۔ سنیل مانے کا کہنا ہے کہ اگر واقعی ان تینوں محکموں کو ایسی رقومات مل رہی ہیں تو یہ بجٹ سرکاری خزانے میں جمع کیا جانا چاہیے۔ ان محکموں کے افسران کو پہلے ہی سرکاری ملازمین کی حیثیت سے تنخواہوں، مہنگائی الاؤنس، سرکاری رہائش اور دیگر مراعات کی صورت میں عوامی خزانے سے مکمل سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں، لہٰذا ان کے لیے الگ سے اضافی آمدنی کا انتظام کرنا غیر ضروری ہے۔ مانے نے اپنے مکتوب میں وزیر اعلیٰ اور وزیر خزانہ سے پُرزور مطالبہ کیا کہ نہ صرف یہ تجویز فوری طور پر مسترد کی جائے بلکہ سانگلی، کولہاپور اور پونے کے ساسون اسپتال کے تعمیراتی منصوبوں میں ہونے والی مبینہ بدعنوانیوں کی بھی اعلیٰ سطحی تحقیقات کا حکم دے کر متعلقہ افراد کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔

مہاتما پھولے کی دوراندیشی ہی آج کے ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد: اجیت پوار

ممبئی: نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار نے مہاتما جوتی راؤ پھولے کے یومِ پیدائش پر گہرے عقیدت و احترام کے ساتھ ان کے انقلابی افکار اور کارناموں کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ مہاتما پھولے نے ہندوستانی سماج کو جہالت، توہم پرستی، اندھی عقیدت، ذات پات، ناانصافی، بے راہ روی اور عورتوں پر مظالم جیسی سماجی برائیوں سے آزاد کرانے کے لیے مسلسل جدوجہد کی اور ایک نئی سماجی بیداری کی بنیاد رکھی۔ اجیت پوار نے کہا کہ کرانتی سوریہ مہاتما پھولے نے عورتوں کے لیے ملک میں پہلی اسکول قائم کر کے تعلیم کے دروازے کھولے۔ انہوں نے تعلیمی مواقع کو عام لوگوں، کسانوں اور محنت کشوں تک پہنچا کر انہیں ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ اُن کی قائم کردہ 'ستیہ شودھک' تحریک نے سماجی اصلاحات اور مساوات کے بیج بوئے۔ آج جس ترقی پسند، سائنسی اور مساوات پر مبنی سماج کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں، وہ مہاتما پھولے اور کرانتی جیوتی ساوتری بائی پھولے کی دوراندیشی، قربانی اور جدوجہد کا ثمر ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے زور دیا کہ آج جب ملک کی خواتین خوداعتمادی سے ہر شعبے میں آگے بڑھ رہی ہیں، اہم ذمہ داریاں سنبھال رہی ہیں اور اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کر رہی ہیں، تو ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اس بیداری کی بنیاد مہاتما پھولے اور ساوتری بائی نے اپنے عمل اور جدوجہد سے ڈالی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مہاتما پھولے کا مشہور قول ہے کہ "علم کے بغیر عقل کا زوال، عقل کے بغیر اخلاق کا زوال، اخلاق کے بغیر ترقی کا زوال، ترقی کے بغیر دولت کا زوال اور دولت کے بغیر مزدور طبقہ پستی کا شکار ہوتا ہے۔" صرف الفاظ نہیں بلکہ ایک سماجی انقلاب کا نعرہ تھا۔ اجیت پوار نے کہا کہ آج کا سب سے بڑا اخراج یہی ہوگا کہ ہم مہاتما پھولے کے نظریات کو اپنائیں، ان کی شروع کی گئی ستیہ شودھک تحریک کو آگے بڑھائیں، اور سماج سے جہالت، تعصب اور امتیازی سلوک کو جڑ سے ختم کریں۔ یہی ان عظیم مصلحین کی جدوجہد کا سچا اعتراف اور ان کی قربانیوں کا حقیقی احترام ہوگا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ آ یڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق آنجہاں میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔